عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۶ تا ۱۰/ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/ جولائی ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۲۷

دورۂ تفسیر
اہمیّت وضرورت

فتنۂ دجّال اور اُس سے حفاظت

نوجوان نسل کی ذمّہ داری

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

سجدۂ تلاوت

ساجد ملک، لاہور

س:...... نماز فجر اور عصر کے بعد (طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے) سجدۂ تلاوت کرنا درست ہے؟

ج:...... جی ہاں! جائز ہے۔

تقسیم وراثت

خواجہ محمد زبیر، کراچی

س:...... چند مسئلے آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ مجھے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دیں گے۔

۱:... زید کا انتقال ہو جاتا ہے، زید نے ایک پلاٹ اپنی بیوی کے نام اور ایک پلاٹ اپنے لڑکے کے نام لیا تھا۔ انتقال ہونے پر ادارے سے جو رقم ملی اور جو رقم بینک میں ہے اس کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟ زید کی بیوہ، ۲ لڑکے، ۲ لڑکیاں (غیر شادی شدہ) چار بھائی، ۲ بہنیں ہیں جو کہ سب کے سب ماشاء اللہ خوشحال اور شادی شدہ بال بچوں والے ہیں اور الگ اپنے اپنے گھر میں رہ رہے ہیں۔

۲:... بکر نے ایک پلاٹ اپنی بیوی شاہدہ کے نام لیا۔ بیوی کا انتقال ہوگیا۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟ شاہدہ مرحومہ کا شوہر، ۲ لڑکے اور ۲ لڑکیاں ہیں (غیر شادی شدہ) اور مرحومہ کے ماں باپ ۳ بہنیں اور ایک بھائی شادی شدہ بال بچوں والے اپنے اپنے گھر میں خوشحال الگ الگ رہتے ہیں۔

۳:... نرگس شادی کے بعد ایک ادارے میں ملازم تھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اس کو ادارے سے جو رقم ملی وہ رقم ابھی بینک میں جمع ہی کی تھی کہ نرگس کا انتقال ہوگیا جبکہ ایک مکان بھی نرگس کے نام ہے۔ نرگس کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟ نرگس مرحومہ کا شوہر، دو لڑکے دو لڑکیاں (غیر شادی شدہ) ماں، باپ، ایک بھائی اور ۳ بہنیں ہیں جو کہ شادی شدہ بال بچوں والے اور اپنے اپنے گھر میں خوشحال ہیں۔

۴:... زید سعودی عرب میں ملازم ہے، جس کے ماں باپ پاکستان میں ہیں۔ زید اپنے والد کو حج کرانا چاہتا ہے۔ والد ضعیف ہیں اور وہ حج کی مشقت برداشت نہیں کر سکتے۔ زید چاہتا ہے کہ وہ اس کا حج بدل کرے اس کا طریقہ کار بتادیں؟

ج:...... اگر زید نے پلاٹ بیوی کو گفٹ کیا تھا۔ زندگی میں کاغذات اور قبضہ بھی بیوی کو دے دیا تھا، اسی طرح اگر اس نے دوسرا پلاٹ بیٹے کے نام کیا اور کاغذات اور قبضہ بھی اس کو دے دیا تو وہ ان کی ملکیت میں ہوگئے۔ زید کے انتقال کے بعد اس کی وراثت میں شامل نہیں ہوں گے۔ ہاں

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

اس کے علاوہ دوسری جائیداد منقولی اور غیر منقولی اس کی وراثت میں شمار ہوگی اور اس میں بیوہ اور وہ بیٹا بھی زید کے دوسرے ورثا کی طرح حصہ رسد وراثت کے حق دار ہوں گے، زید کے ورثا کی جو تفصیل آپ نے لکھی ہے، اس کے اعتبار سے زید کی جائیداد کے اڑتالیس حصے ہوں گے جن میں سے چھ حصے اس کی بیوہ کو ملیں گے اور باقی ہر بیٹے کو چودہ چودہ اور ہر بیٹی کو سات، سات حصے ملیں گے۔

۲:... اسی طرح بکر نے اپنی بیوی کو جو پلاٹ دیا تھا، اگر زندگی میں کاغذات اور قبضہ اس کو دے دیا تھا تو وہ اس کی ملکیت ہوگیا، بیوی کی وفات کے وقت وہ پلاٹ اس کی میراث شمار ہوگا، وہ پلاٹ اور مرحومہ کی دوسری جائیداد اس کی وراثت کے طور پر تقسیم ہوگی۔ اس میں سے چوتھا حصہ شوہر کو چھٹا، چھٹا حصہ ماں باپ کو اور باقی ماندہ اولاد کو اس طرح ملے گا کہ ہر بیٹے کو دوہرا اور ہر ایک بیٹی کو اکہرا ملے گا۔

۳:... اس سوال کا جواب بھی وہی ہے جو نمبر دو کا ہے۔

۴:... اگر زید کا باپ ضعیف اور کمزور ہے اور سفر کے قابل نہیں ہے تو زید اپنے باپ کا حج بدل کر سکتا ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری | مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ ۴ تا ۱۰/شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/جولائی ۲۰۱۰ء شمارہ:۲۷

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۵	اداریہ
دجال کا فتنہ اور اس سے حفاظت	۷	طلحۃ السیف
نوجوان نسل کی ذمہ داری...	۱۰	مولانا محمد عظیم قاسمی
دورہ تفسیر کی اہمیت وضرورت	۱۳	مولانا زبیر احمد صدیقی
قادیانیت اسلام کے لئے ناسور ہے	۱۵	شیخ جعفر خان مندوخیل، ژوب
تعصب ناسور سے بھی بدتر ہے	۱۶	مفتی محمد شاہد
دیار حبیبؐ سے دیار غیر تک (۲)	۱۹	مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ
سیرت نبی کی ایک جامع حدیث	۲۲	انتخاب: مولانا محمد معاویہ
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث　　گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

حوضِ کوثر کے برتنوں کا بیان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت خانے کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ ایک طرف دباغت کے لئے چند کھالیں لگی ہوئی ہیں، ایک کونے میں ایک صاع کے قریب جو رکھے ہیں، اور ایک طرف کھالوں کی دباغت کا کچھ سامان (قرظ) پڑا ہے، یہ اس گھر کی کل کائنات تھی، یہ دیکھ کر مجھ پر بے اختیار رقت طاری ہوگئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب دریافت فرمایا، میں نے عرض کیا کہ: آپ اللہ کے رسول اور اس کے برگزیدہ ہیں، آپ کا یہ حال ہے کہ پہلوئے مبارک پر چٹائی کے نشانات ہیں، اور آپ کے خزانے کی کل کائنات یہ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، اُدھر قیصر وکسریٰ خدا کے دُشمن ہونے کے باوجود عیش و راحت میں ہیں، دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اُمت کو رزق کی وسعت و فراخی عطا فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے اِستراحت فرمارہے تھے، میرا یہ معروضہ سن کر اُٹھ بیٹھے اور خشم ناک لہجے میں فرمایا:

"خطاب کے بیٹے! کیا تم بھی اسی خیال میں گرفتار ہو؟ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ان کی اچھی چیزیں دُنیا ہی میں دے دی گئی ہیں، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ ان کو دُنیا مل جائے اور ہمیں آخرت ملے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے اِستغفار فرمایئے!" (صحیح بخاری ج:۲ ص:۷۳۰، ۷۸۲)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ زُہد (دُنیا سے بے رغبتی) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کس قدر بلند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں دُنیا کی حقیقت کیا تھی؟

"حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، ان کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو (بحرین سے جزیہ وصول کرنے کے لئے) بھیجا، (اہلِ بحرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جزیہ پر صلح کرلی تھی) چنانچہ وہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے، انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ملے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے، پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے یہ سن لیا ہوگا کہ ابوعبیدہ کچھ مال لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس تم خوشخبری قبول کرو اور ایسی چیز کی اُمید رکھو جو تمہیں خوش کردے، اللہ کی قسم! مجھے تمہارے حق میں فقر کا اندیشہ نہیں بلکہ مجھے جس اُمر کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ تم پر بھی دُنیا پھیلائی جائے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر پھیلائی گئی، پس تم بھی اس میں رغبت کرنے لگو جیسا کہ پہلوں نے اس پر رغبت کی، پھر وہ تم کو بھی ہلاک کردے جیسا کہ ان کو ہلاک کرچکی ہے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۹)

"حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عطا کردیا، دوبارہ پھر بھی سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کیا، سہ بار پھر بھی سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کردیا، پھر ارشاد فرمایا: حکیم! یہ مال بڑا سرسبز اور میٹھا (نظر آتا) ہے، پس جس شخص نے اس کو سخاوتِ نفس کے ساتھ لیا، اس کے لئے اس میں برکت عطا کی جاتی ہے، اور جس شخص نے اس کو نفس کی حرص کے ساتھ لیا، اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوتی، اور اس کا حال اس شخص جیسا ہوجاتا ہے جو کھاتا جائے مگر اس کا پیٹ نہ بھرے، اور اُوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (بس آپ سے جو مانگ لیا سو مانگ لیا) اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں لوں گا یہاں تک کہ دُنیا سے رُخصت ہوجاؤں۔ (اس کے بعد ان کا یہ حال تھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو اپنا وظیفہ وصول کرنے کے لئے بلاتے تو وہ معذرت کردیتے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو وظیفہ وصول کرنے کے لئے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے معذرت کردی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تم لوگوں کو حکیم بن حزام پر گواہ بناتا ہوں کہ میں ان کو ان کا حق دینا چاہتا ہوں لیکن وہ اس کے لینے سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کبھی کوئی چیز نہیں لی، یہاں تک کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رضی اللہ عنہ۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۹)

(جاری ہے)

اداریہ

پچیسویں سالانہ

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے جو قرآن، حدیث اور اجماع امت سے ثابت شدہ اور پوری اسلامی برادری کا مسلمہ اور متفقہ عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کو ایک وحدت واکائی میں پرونے اور مجتمع رکھنے کا ذریعہ ہے، چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا یہ تعامل چلا آرہا ہے کہ کسی جھوٹے مدعی نبوت کو اسلامی حکام اور سربراہوں نے کبھی برداشت نہیں کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی سامراج اور انگریزوں کی سرپرستی میں دعویٰ نبوت کیا تو علمائے امت نے ہر میدان میں اس ضال، مضل اور گمراہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس سے مناظرے، مباحثے اور جلسے، جلوس کے ذریعہ کفر وارتداد کے سامنے بند باندھنے کی بھرپور کوششیں کیں، جس کے نتیجے میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، مگر اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹے۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے ہزاروں جانوں کا نذرانہ پیش کیا مگر کسی موقع پر قادیانیت کا تعاقب نہیں چھوڑا اور انشاء اللہ تاقیامت ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے بقول: بالفرض اگر قادیانی چاند پر بھی چلے جائیں تو ہم ان کا تعاقب کرنے کے لئے چاند پر بھی جائیں گے۔

۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کے اس وقت کے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان سے فرار ہوکر اپنے برطانوی آقاؤں کی گود میں پناہ لی اور اسلام اور پاکستان کے خلاف بیرونی ممالک میں شرانگیز سرگرمیوں میں اضافہ کردیا۔ پاکستان کے آئین وقانون کے خلاف بغاوت کی اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کو ماننے سے انکار کردیا۔

قادیانی اس وقت پوری دنیا میں اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ قادیانیت دراصل ہند وپاک کا فتنہ ہے۔ بیرونی دنیا ان کے دجل وفریب سے نابلد ہے۔ قادیانی، اسلام کا نام لے کر یورپ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں، وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک فرقہ باور کراتے ہیں۔ افریقہ کے پسماندہ ممالک میں خود کو مسلمان کے طور پر متعارف کرارہے ہیں، اس طرح دنیا کے سامنے اسلام کا غلط تصور پیش کررہے ہیں۔

برطانیہ اور یورپی ممالک میں قادیانیوں کا تعاقب کرنے کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے آج سے پچیس سال پہلے برطانیہ میں مستقل مرکز قائم کیا اور اس وقت سے برطانوی مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی شرانگیزی سے بچانے کے لئے سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس سال بحمداللہ! اس سلسلہ کی پچیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی سینٹرل جامع مسجد میں منعقد کی جارہی ہے، تاکہ یورپ کے مسلمان آئین وقانون کی روشنی میں قادیانیوں کے غلط عقائد ونظریات کا قلع قمع کریں اور اپنے اپنے ممالک کی پارلیمنٹ پر یہ واضح کردیں کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ قادیانیت، اسلام کے مقابل الگ مذہب ہے، لہٰذا انہیں مسلمانوں کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔

برمنگھم ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے اکابرین ختم نبوت کا اعلیٰ سطحی وفد برطانیہ روانہ ہوچکا ہے، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ اور رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ، جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن، جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی، مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ، مولانا مفتی خالد محمود نائب صدر اقرأ روضۃ الاطفال، مولانا قاری فیض اللہ چترالی اور دیگر علمائے کرام شامل ہیں۔

پاکستانی اکابر علماء کا یہ وفد برطانیہ کے مختلف شہروں کی مساجد اور اسلامک سینٹرز میں مقامی علماء سے مل کر عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر پروگرام تشکیل دے گا اور مسلمانوں کو برمنگھم کانفرنس میں شرکت کی دعوت دے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ کانفرنس بلاشبہ یورپ کی تاریخ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتی ہے، جس میں مختلف یورپی ممالک کے مسلمان شریک ہوتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت سے اپنی دیرینہ وابستگی کا ثبوت دیتے ہیں۔

یہ کانفرنس ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہ کی سرپرستی میں ہوا کرتی تھی۔ امسال ان کی رحلت کے بعد ان کے صاحبزادے اور ترجمان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی نگرانی وسرپرستی اور قائم مقام امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہورہی ہے۔ جمعیت علماء برطانیہ کے امیر مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا قاری اسماعیل رشیدی، مفتی سہیل احمد کے علاوہ ہندوستان، بنگلہ دیش، یورپ سے آئے ہوئے علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ مقامی علماء کرام اور برمنگھم کے دردمند مسلمان میزبانی کے فرائض انجام دیں گے۔

لاہور میں قادیانی عبادت گاہوں پر حملوں کے حالیہ واقعات کے بعد سے قادیانیوں نے بین الاقوامی ہمدردیاں سمیٹتے ہوئے اپنی ارتدادی سرگرمیوں اور دجل وتلبیس میں اضافہ کردیا ہے۔ اسلام دشمن عناصر اور میڈیا کی پشت پناہی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے عقائد ونظریات پر ملمع سازی کرکے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔ ان حالات میں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے اکابرین اور شرکا کی ذمہ داریاں دوچند ہوجاتی ہیں کہ وہ بین الاقوامی برادری کو اس کانفرنس کے ذریعہ قادیانیوں کے مکروفریب اور دجل وتلبیس سے آگاہ کریں، ان کے مذموم عزائم کا پردہ فاش کریں اور دنیا بھر کے مسلمانوں خصوصاً یورپ کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور مکروفریب سے آگاہ کرکے ان کے ایمان بچانے کی سعی مشکور فرمائیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فتنۂ دجّال اور اُس سے حفاظت

طلحہ السیف

حدیث شریف کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کا ظہور اس زمانے میں ہوگا، جب لوگ اس کا تذکرہ کرنا چھوڑ چکے ہوں گے۔ ذیل میں ہم علما کرام کی معتبر کتب سے دجال کی نشانیاں اور فتنۂ دجال کے وہ احوال نقل کرتے ہیں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں اور آخر میں فتنۂ دجال سے حفاظت کا صحیح طریقہ بیان کیا جائے گا۔

سب سے بڑا فتنہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔ (مسلم)

دجال کے شعبدے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی، لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی، دراصل وہ اس کی دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی (لہٰذا جس کو وہ جنت بخشے گا وہ دوزخی ہوگا، اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا)۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتادوں جو حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو، دیکھو وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے تو جس کو وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی، دیکھو دجال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ (متفق علیہ)

دجال سے دور رہو

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور ہی رہے، بخدا کہ ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مومن آدمی ہے، لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو دجال کے ساتھ ہوں گے وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔ (ابوداؤد)

دجال کا حلیہ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دجال کے متعلق کچھ تفصیلات تم لوگوں سے بیان کیں لیکن مجھ کو خطرہ ہے کہ کہیں تم پورے طور پر اس کو نہ سمجھے ہو، دیکھو مسیح دجال کا قد ٹھگنا ہوگا، اس کے دونوں پیر ٹیڑھے، سر کے بال شدید خمیدہ، ایک چشم مگر ایک آنکھ بالکل صاف نہ اوپر کو ابھری ہوئی نہ اندر کو دھنسی ہوئی، اگر اب بھی تم کو شبہ رہے تو یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ہر نبی نے دجال سے ڈرایا

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا ہے اس نے اپنی قوم کو دجال سے ضرور ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اس کے بعد آپ نے اس کی صورت وغیرہ بیان فرمائی اور کہا ممکن ہے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہو، اس میں کوئی ایسا نکل آئے جو اس کا زمانہ پائے انہوں نے پوچھا اس دن ہمارے دلوں کا حال کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی جیسا آج ہے یا اور بھی بہتر۔ (ترمذی، ابوداؤد)

دجال کے ظہور کی علامات

اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا کہ اس کے ظہور سے پہلے تین قحط پڑیں گے، ایک سال آسمان کی ایک تہائی بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار بھی ایک تہائی کم ہوجائے گی، دوسرے سال آسمان کی دو حصے بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار دو حصے کم ہوجائے گی اور تیسرے سال آسمان سے بارش بالکل نہ برسے گی اور زمین کی پیداوار بھی کچھ نہ ہوگی حتیٰ کہ جتنے حیوانات ہیں خواہ وہ کھر والے ہوں یا داڑھ سے کھانے والے، سب ہلاک ہو جائیں گے اور اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک گنوار آدمی کے پاس آکر کہے گا: اگر میں تیرے اونٹ زندہ کردوں تو کیا اس کے بعد بھی تجھ کو یہ یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا ضرور، اس کے بعد شیطان اسی کے اونٹ کی سی شکل بن کر اس کے سامنے

آئے گا، جیسے اچھے تھن اور بڑے کوہان والے اونٹ ہوا کرتے ہیں، اسی طرح ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور سگا بھائی گزر چکا ہوگا اور اس سے آ کر کہے گا بتلا! اگر میں تیرے باپ بھائی کو زندہ کردوں تو کیا پھر بھی یہ یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ بس اس کے بعد شیطان اس کے باپ بھائی کی صورت بن کر آ جائے گا۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ یہ بیان فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اس کے بعد لوٹ کر دیکھا تو لوگ آپؐ کے اس بیان کے بعد سے بڑے فکر وغم میں پڑے ہوئے تھے۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے دروازہ کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرمایا: اسماءؓ کہو کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دجال کا ذکر سن کر ہمارے دل تو سینے سے نکلے پڑتے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا: اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں اس سے نمٹ لوں گا ورنہ میرے بعد پھر ہر مومن کا نگہبان میرا رب ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا حال جب آج یہ ہے کہ ہم آٹا گوندھنا چاہتے ہیں مگر غم کے مارے اس کو اچھی طرح گوندھ بھی نہیں سکتے، چہ جائے کہ روٹی پکا سکیں، بھوکے ہی رہتے ہیں تو بھلا اس دن مومنوں کا حال کیا ہوگا، جب یہ فتنہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا، آپؐ نے فرمایا: اس دن ان کو وہ غذا کافی ہوگی جو آسمان کے فرشتوں کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس۔ (احمد)

دجال کی بد خلقی

دجال قوم یہود میں سے ہوگا عوام میں اس کا لقب مسیح ہوگا دائیں آنکھ میں پھلی ہوگی، گھونگھر دار بال ہوں گے، سواری میں ایک بڑا گدھا ہوگا اور اولاً اس کا ظہور ملک عراق وشام کے درمیان ہوگا، جہاں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہوگا، پھر وہاں سے اصفہان چلا جائے گا، یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے، یہیں سے خدائی دعویٰ کر کے چاروں طرف فساد برپا کرے گا اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کرکے لوگوں سے اپنے تئیں خدا کہلوائے گا۔

دجال کی جادوگریاں اور مومنوں کی آزمائش

لوگوں کی آزمائش کے لئے خداوند کریم اس سے بڑے خرق عادات ظاہر کرائے گا، اس کی پیشانی پر لفظ (ک، ف، ر) لکھا ہوگا، جس کی شناخت صرف اہل ایمان کرسکیں گے، اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جس کو دوزخ سے تعبیر کرے گا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہوگا، مخالفین کو آگ میں موافقین کو جنت میں ڈالے گا مگر وہ آگ درحقیقت باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہوگا، نیز اس کے پاس اشیائے خوردنی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا، جس کو چاہے گا دے گا، جب کوئی فرقہ اس کی الوہیت کو تسلیم کرے گا تو اس کے لئے اس کے حکم سے بارش ہوگی، اناج پیدا ہوگا، درخت پھل دار، مویشی موٹے تازے ہوں گے۔ جو فرقہ اس کی مخالفت کرے گا تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کردے گا اور اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانوں کو پہنچائے گا مگر خدا کے فضل سے مسلمانوں کو تسبیح وتہلیل، کھانے پینے کا کام دے گی، اس کے خروج کے پیشتر دو سال تک قحط رہ چکا ہوگا، تیسرے سال دوران قحط ہی میں اس کا ظہور ہوگا، زمین کے مدفون خزانے اس کے حکم سے اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، بعض آدمیوں سے کہے گا کہ میں تمہارے مردہ ماں باپوں کو زندہ کرتا ہوں تاکہ تم اس قدرت کو دیکھ کر میری خدائی کا یقین کرلو پس شیاطین کو حکم دے گا کہ زمین میں سے ان کے ماں باپوں کی ہم شکل ہوکر نکلو چنانچہ وہ ایسا ہی کریں گے۔

دجال مکہ ومدینہ میں داخل نہ ہوگا

اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر اس کا گزر ہوگا، یہاں تک کہ وہ جب سرحد یمن میں پہنچے گا اور بد دین لوگ بکثرت اس کے ساتھ ہو جائیں گے تو وہاں سے لوٹ کر مکہ معظمہ کے قریب مقیم ہو جائے گا، مگر بسبب مخالفت فرشتوں کے مکہ معظمہ میں داخل نہ ہوسکے گا، پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا، اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے کی حفاظت کے لئے خداوند کریم دو دو فرشتے متعین فرمائے گا جن کے ڈر سے دجال کی فوج داخل شہر نہ ہوسکے گی، نیز مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے بدعقیدے و منافق لوگ خائف ہوکر شہر سے نکل کر دجال کے پھندے میں گرفتار ہو جائیں گے۔

مدینہ کے ایک بزرگ کے ہاتھوں دجال کی رسوائی

اس وقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ ہوں گے جو دجال سے مناظرہ کرنے کے لئے نکلیں گے دجال کی فوج کے قریب پہنچ کر ان سے پوچھیں گے کہ دجال کہاں ہے؟ وہ اس کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھ کر قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض ان میں قتل سے مانع ہوں گے اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمہارے خدا (دجال) نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نہ کرنا۔

پس وہ دجال کے سامنے جاکر بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے، دجال ان کو اپنے پاس بلائے گا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھیں گے تو فرمائیں گے کہ میں نے تجھے پہچان لیا تو وہی ملعون ہے جس کی پیغمبر خدا نے خبر دی تھی اور تیری گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی، دجال غصہ میں آ کر کہے گا کہ اس کو آرے سے چیر دو، پس وہ آپ کو ٹکڑے کرکے دائیں بائیں جانب ڈال دیں گے پھر دجال خود ان دونوں ٹکڑوں کو جمع کرکے زندہ ہونے کا حکم دے گا، چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت وارادے سے زندہ ہوکر کہیں گے کہ اب تو مجھ کو پورا یقین ہوگیا تو وہی

مردود دجال ہے کہ جس کی ملعونیت کی خبر پیغمبر خداؐ نے دی تھی۔ دجال جھنجھلا کر اپنے معتقدین کو حکم دے گا کہ اس کو ذبح کر دو پس وہ آپ کے حلق پر چھری پھیریں گے مگر اس سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ دجال شرمندہ ہو کر ان بزرگ کو اپنی دوزخ میں جس کا ذکر اوپر گزر چکا، ڈال دے گا، مگر خداوند کریم کی قدرت سے وہ آپ کے حق میں بردوسلام ہو جائے گی، اس کے بعد دجال کسی مردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائے گا اور یہاں سے ملک شام کی جانب روانہ ہو جائے گا۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا عجیب وغریب واقعہ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے کو سنا وہ اعلان کر رہا تھا: چلو نماز ہونے والی ہے، میں نماز کے لئے نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، آپ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر بیٹھ گئے اور آپ کے چہرے پر اس وقت مسکراہٹ تھی، آپؐ نے فرمایا: ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جانتے ہو، میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے، آپؐ نے فرمایا: بخدا میں نے تم کو نہ تو مال وغیرہ تقسیم کے لئے جمع کیا ہے، نہ کسی جہاد کی تیاری کے لئے، بس صرف اس بات کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داریؓ پہلے نصرانی تھا وہ آیا ہے اور مسلمان ہو گیا ہے اور مجھ سے ایک قصہ بیان کرتا ہے، جس سے تم کو میرے اس بیان کی تصدیق ہو جائے گی جو میں نے کبھی دجال کے متعلق تمہارے سامنے ذکر کیا تھا، وہ کہتا ہے کہ وہ ایک بڑی کشتی پر سوار ہوا جس پر سمندر میں سفر کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس آدمی اور تھے سمندر کا طوفان ایک ماہ تک ان کا تماشا بناتا رہا، آخر مغربی جانب ان کو ایک جزیرہ نظر پڑا جس کو دیکھ کر وہ بہت مسرور ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ پر اتر گئے سامنے سے ان کو جانور کی شکل کی ایک چیز نظر پڑی جس کے سارے جسم پر بال ہی بال تھے کہ اس میں اس کے اعضائے مستورہ تک کچھ نظر نہ آتے تھے، لوگوں نے اس سے کہا: کمبخت تو کیا بلا ہے؟ وہ بولی: میں دجال کی جاسوس ہوں، چلو اس گرجے چلو وہاں ایک شخص ہے جس کو تمہارا بڑا انتظار لگ رہا ہے، یہ کہتے ہیں کہ جب اس نے ایک آدمی کا ذکر کیا تو اب ہم کو ڈر لگا کہ کہیں وہ جن نہ ہو، ہم لپک کر اس گرجے میں پہنچے تو ہم نے ایک بڑا قوی ہیکل شخص دیکھا کہ اس سے قبل ہم نے ویسا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا، اس کے ہاتھ گردن سے ملا کر اور اس کے پیر گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے نہایت مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے، ہم نے اس سے کہا: تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ وہ بولا تم کو تو میرا پتہ کچھ نہ کچھ لگ ہی گیا، اب تم بتاؤ تم کون لوگ ہو، انہوں نے کہا کہ ہم عرب کے باشندے ہیں، ہم ایک بڑی کشتی میں سفر کر رہے تھے، سمندر میں طوفان آیا اور ایک ماہ تک رہا اس کے بعد ہم اس جزیرہ میں آئے تو یہاں ہمیں ایک جانور نظر پڑا، جس کے تمام جسم پر بال ہی بال تھے، اس نے کہا: میں جساسہ (جاسوس، خبر رساں) ہوں، چلو اس شخص کی طرف چلو جو اس گرجے میں ہے، اس لئے ہم جلدی جلدی تیرے پاس آ گئے اس نے کہا: مجھے یہ بتاؤ کہ بیسان (شام میں ایک بستی کا نام ہے) کی کھجوروں میں پھل آتا ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا: ہاں آتا ہے، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے، جب اس میں پھل نہ آئیں، پھر اس نے پوچھا اچھا "بحیرۂ طبریہ" کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا: بہت ہے، اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جبکہ اس میں پانی نہ رہے گا، پھر اس نے پوچھا: زغر (شام میں ایک بستی) کے چشمہ کے متعلق بتاؤ، اس میں پانی ہے یا نہیں؟ اور اس بستی والے اس کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: اس میں بہت پانی ہے اور لوگ اسی کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں، پھر اس نے کہا: اچھا "نبی الامین" کا کچھ حال سناؤ، ہم نے کہا: وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے ہیں، اس نے پوچھا عرب کے لوگوں نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے پوچھا اچھا پھر کیا نتیجہ رہا؟ ہم نے بتایا کہ وہ اپنے گرد ونواح پر تو غالب آ چکے ہیں اور لوگ ان کی اطاعت قبول کر چکے ہیں، اس نے کہا: سن لو ان کے حق میں یہی بہتر تھا کہ ان کی اطاعت کر لیں اور اب میں تم کو اپنے متعلق بتاتا ہوں، میں مسیح دجال ہوں اور وہ وقت قریب ہے جبکہ مجھ کو یہاں سے باہر نکلنے کی اجازت مل جائے گی، میں باہر نکل کر تمام زمین گھوم جاؤں گا اور چالیس دن کے اندر اندر کوئی بستی ایسی نہ رہ جائے گی، جس میں داخل نہ ہوں بجز مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے، ان دونوں مقامات میں میرا داخلہ ممنوع ہے، جب میں سے ان دونوں میں کسی بستی پر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا، اس وقت ایک فرشتہ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے سامنے سے آ کر مجھ کو داخل ہونے سے روک دے گا اور ان مقامات (مقدسہ) کے جتنے راستے ہیں، ان سب پر فرشتے ہوں گے کہ وہ ان کے حفاظت کر رہے ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لکڑی منبر پر مار کر فرمایا کہ وہ طیبہ یہی مدینہ ہے، یہ جملہ تین بار فرمایا۔ دیکھو کیا یہی بات میں نے تم سے بیان نہیں کی تھی؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے بیان فرمائی تھی، اس کے بعد فرمایا دیکھو وہ بحر شام یا بحر یمن (راوی کو شک ہے) بلکہ مشرق کی جانب ہے اور اسی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

(جاری ہے)

نوجوان نسل کی ذمہ داری

اسوۂ نبی اکرم ﷺ کی روشنی میں!

مولانا محمد عظیم قاسمی، فیض آبادی

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

تقدیر ملت کے ان ستاروں کی روشنی اور اس کی کرنیں اس وقت تک آب و تاب اور پورے چمک و دمک کے ساتھ برقرار رہتی ہیں جب تک یہ عہد شباب کی منزلوں کے رہ گزر میں واقع کہکشاؤں کے مسافر ہوں جس طرح آسمان کی بلندیوں پر تابندہ روشن ستاروں کی تابندگی ان کی ذاتی نہیں بلکہ سورج کی روشنی سے مستفاد ہوتی ہے، بعینہٖ تقدیر ملت کے ان ستاروں کی روشنی بھی اس کی ذاتی نہیں ہوسکتی، اس کے لئے استفادۂ نور کا کوئی ''منبع ومرکز'' اگر ممکن ہے تو وہ نور نبوت اور مشکوٰۃ نبوی ہوسکتا ہے، یہی وہ چراغ اور سراج منیر ہے، جس سے نور ہدایت پھوٹتے ہیں اور جس سے نور ہدایت اور جس کی دمکتی ہوئی روشنی میں صراط مستقیم کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہی وہ بحر زخار ہے جس سے زندگی کی خشک وبنجر زمین کو سیراب کرکے قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے، یہی مقام انسانیت کے خزاں رسیدہ چمن کے لئے غازہ بہار ہے اور مایوس انسانیت کے لئے آس وامید کی کرن ہے اور فقط نبوت ہی ہے جس کے خورشید منور کی ضیا پاش کرنوں سے بزم انسانیت کی تاریکیوں اور ظلمتوں کا دور ختم ہوکر صبح سعادت کا آغاز ہوتا ہے۔

علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ:

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
جو نہ تھے خود راہ پر غیروں کے رہبر بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

نبوت کا یہ چراغ اپنی تمام تر روشنیوں کے ساتھ حیات انسانی کے تمام شعبوں میں اور ہر شعبے کی ہر جہت اور ہر ہر پہلو میں منارۂ نور بن کر اسوۂ نبوی اکرمؐ کی شکل وصورت میں انسانوں کی صحیح راہنمائی کے لئے اپنے تمام تر برکات کے ساتھ موجود ہے، جو چاہے اور جب چاہے اس سے اپنی ہدایت وراہنمائی کا سامان فراہم کرسکتا ہے:

''لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔''

نوجوان اپنے والدین کا لاڈلا، ان کی امیدوں و آرزوؤں کا مرکز، ان کی تمناؤں کا مظہر، ان کی ضعیفی کا سہارا اور بڑھاپے کی لاٹھی ہوتا ہے

کہہ کر اللہ رب العزت نے کامیابی وکامرانی کے متلاشی ساری دنیا کے انسانوں کو خبر دے دی کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منبع البرکات ذات بہترین نمونہ ہے، اس لئے ہدایت کے خواستگار کو چاہئے کہ ہر معاملہ ہر ایک حرکت وسکون نشست و برخاست، سیادت و قیادت، امارت و حکومت، اخلاق و کردار، معاشرت، معیشت و تجارت، صبر وقناعت، زہد وعبادت، مروت وشجاعت بلکہ ہر ہر عمل کے اندر کامیابی وکامرانی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریق کو بطور نمونہ اپنے پیش نظر رکھیں۔

کائنات کی تاریخ میں صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریق بطور اسوہ اپنا کر ہر میدان میں فتح مندی کا وہ پرچم لہرایا دنیا جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، اسی لئے سرور کائنات ﷺ کے طرز حیات کے مقابلے میں دنیا کی کوئی تہذیب وتمدن، کوئی ثقافت ومعاشرت ان کی آنکھوں کو خیرہ اور دلوں کو فریفتہ نہ کرسکی۔

تقدیر ملت کے ستاروں کی روشنی اس وقت تک ماند نہیں پڑسکتی جب تک اس ملت کے ہاتھوں میں ''اسوۂ حسنہ'' کی مشعل اپنے پورے استحکام کے ساتھ باقی رہے گی، ملت کے افراد کو اسوۂ نبوی سے کیا ضابطے اور حیات انسانی کے کیا کیا اصول ملتے ہیں وہ کون سی ذمہ داریاں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی روشنی میں ملت کے ریڑھ کی ہڈی

کہے جانے والے افراد یعنی نوجوانوں پر عائد ہوتی ہے جس پر چل کر چین وسکون کا غلبہ ہو اور پورا مسلم معاشرہ بلکہ پوری دنیا امن وامان کا گہوارا بن جائے۔

یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے اور اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ملت کے نوجوانوں کی حیثیت کیا ہے؟ دراصل نوجوانانِ ملت کی مختلف حیثیتیں ہیں اور مختلف حیثیت سے مختلف حالات میں اس کی مختلف ذمہ داریاں ہیں، ہم اس وقت حالات و واقعات کے پیش نظر چند حیثیتوں کی تعیین کرکے تعلیمات نبوی اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ہر ایک کو الگ الگ تحریر کرتے ہیں کہ کس حیثیت سے نوجوان کے اوپر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے:

۱:... نوجوان خاندان کے ایک فرد کی حیثیت سے۔

۲:... نوجوان اہلِ قرابت ورشتہ داروں کے ایک فرد کی حیثیت سے۔

۳:... نوجوان معاشرے کے ایک فرد کی حیثیت سے۔

۴:... نوجوان ملک کے ایک فرد کی حیثیت سے۔

۵:... نوجوان اپنے ذاتی کردار کی حیثیت سے۔

۶:... نوجوان اپنے جذبات کی حیثیت سے۔

اگر نوجوانانِ ملت اپنی حیثیت کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں سمجھیں اور اس پر عمل کے لئے اٹھ کھڑے ہوں تو یقیناً ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ اصلاح کی راہ پر گامزن ہوجائے اور گھر، خاندان اور معاشرہ چین وسکون اور امن وامان کا گہوارا بن جائے۔ کسی شاعر نے بڑے ہی درد کے ساتھ کہا ہے کہ:

اگر ہم اپنی روش بدل کر رہِ ہدایت پہ ہوں روانہ
خدائی نصرت بھی ساتھ ہوگی مٹے گا یہ دورِ جابرانہ

نوجوان خاندان کے ایک فرد کی حیثیت سے

نوجوان اپنے والدین کا لاڈلا، ان کی امیدوں وآرزوؤں کا مرکز، ان کی تمناؤں کا مظہر، ان کی ضعیفی کا سہارا اور بڑھاپے کی لاٹھی ہوتا ہے۔ مذہب اسلام نے والدین کے حقوق کی رعایت اور ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید بیان کی ہے، والدین کی اہمیت اور ان کی عظمت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم نے توحید جیسے بنیادی عقیدے کا تذکرہ کیا، اسی کے ساتھ ساتھ فوراً والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان سے مخاطب کے وقت لہجے کی نرمی اور ان کے سامنے عاجزی و نیازمندی اور ان کے لئے دعا وغیرہ کے اہتمام کا حکم دیا، سورۂ بنی اسرائیل کے اندر باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مذہب اسلام نوجوانوں کو والدین کا خدمت گار، مطیع و فرمانبردار، ان کی ضروریات کا خیال اور راحت رسانی کی فکر کرنے والا، ان کی کسی طرح کی ناگواری سے اجتناب کرنے والا دیکھنا پسند کرتا ہے۔

"اور تمہارے پروردگار نے حکم دیا کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو کبھی اُف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہنا اور ان کے لئے یوں دعا کرتے رہنا: اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔"

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ رب العزت نے والدین کے ادب و احترام اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو اپنی عبادت کے ساتھ ملاکر واجب فرمایا جیسا کہ سورۂ لقمان کے اندر اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو ملاکر لازم فرمایا: "ان اشکرلی ولوالدیک" (میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ کی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت سب سے اہم اور اللہ تعالیٰ کے شکر کی طرح والدین کا شکر گزار ہونا واجب ہے۔ بخاری شریف کی یہ حدیث بھی اسی پر شاہد ہے، جس میں ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اپنے (مستحب) وقت میں (پڑھنا)، اس نے پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک۔"

(بخاری کتاب الادب)

ابن ماجہ شریف کے اندر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

"ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے پوچھا کہ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دونوں ہی تیری جنت اور دوزخ ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و خدمت جنت میں لے جاتی ہے اور ان کی بے ادبی و ناراضگی اور نافرمانی وایذا رسانی دوزخ میں لے جاتی ہے۔

جامع ترمذی وغیرہ کے اندر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل ہونے کے لئے والد کی رضا جوئی شرط ہے والد کی ناراضگی کا لازمی نتیجہ اللہ کی ناراضی ہے، لہٰذا جو کوئی والد کو ناراض کرے گا وہ رضائے الٰہی کی دولت سے محروم رہے گا۔

اس حدیث کے اندر اگرچہ والد کا لفظ آیا ہے، لیکن ماں کا حکم بھی وہی بلکہ اس سلسلے میں ماں کا درجہ باپ سے بھی زیادہ بڑھا ہوا ہے، جیسا کہ دوسری احادیث میں موجود ہے، اس لئے ماں کی خوشی و ناراضگی کا بھی وہی حکم ہے۔

بیہقی نے بروایت حضرت ابن عباسؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدمت گزار بیٹا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو مرتبہ ان پر نظر کرے، آپؐ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ بھی (ہر نظر پر ثواب ملتا رہے گا)۔

والدین کی وفات کے بعد ان کے خاص حقوق

والدین کے حقوق کا سلسلہ ان کی حین حیات میں ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے اوپر کچھ اور حقوق عائد ہوتے ہیں جن کی ادائیگی نیک بخت اولاد کی ذمہ داری اور اللہ کی خاص رضا و رحمت کا وسیلہ ہے۔

حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک وقت جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے والدین کا مجھ پر کچھ ایسا بھی حق ہے جو ان کی وفات کے بعد مجھے ادا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ان کے لئے خیر و رحمت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدمت گزار بیٹا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو مرتبہ ان پر نظر کرے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ بھی (ہر نظر پر ثواب ملتا رہے گا)۔

کرنا، ان کے لئے اللہ سے مغفرت اور بخشش مانگنا اور اگر کسی سے ان کا کوئی عہد و معاہدہ ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

جس طرح زندگی میں والدین کی اطاعت و خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک اعلیٰ درجہ کے اعمال صالحہ میں سے ہیں جو بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، اسی طرح ان کی وفات کے بعد ان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا ایسا عمل ہے جو ایک طرف والدین کے لئے قبر میں راحت و سکون کا وسیلہ بنتا ہے تو دوسری طرف اولاد کے قصور و کمی کی تلافی کا ذریعہ ہے جو والدین کی خدمت میں ان سے ہوئی اور وہ خود رحمت باری کے مستحق ہو جاتی ہے، قرآن کریم نے اولاد کو بڑے اہتمام اور بڑی تاکید کے ساتھ یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ سے والدین کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا مانگا کریں:

"وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا"

ترجمہ: "اور اللہ سے یوں عرض کر کہ: اے میرے پروردگار! میرے والدین پر رحم فرما، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت) کے ساتھ پالا تھا۔"

غرض والدین کی خدمت و اطاعت اور ان کے ساتھ حسن سلوک نوجوانوں کی وہ ذمہ داریاں ہیں، جن کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی سیرت طیبہ نے بڑی تاکید کے ساتھ بیان کی ہیں۔

مذہب اسلام نوجوانوں کو والدین کا خدمت گار، مطیع و فرمانبردار، ان کی ضروریات کا خیال اور راحت رسانی کی فکر کرنے والا، ان کی کسی طرح کی ناگواری سے اجتناب کرنے والا ان کے سامنے عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش آنے والا اور ان کے ساتھ ادب و نرمی کا معاملہ کرنے والا، نیک صالح و سعادت مند بیٹے کی حیثیت سے دیکھنا پسند کرتا ہے، جو معاشرے کا سب سے اہم عنصر ہونے کے ساتھ ساتھ افراد، گھر، خاندان، محلّہ اور معاشرے کے امن وامان اور چین و سکون کا باعث بھی ہے۔

☆☆..........☆☆

دورۂ تفسیر اہمیت وضرورت

مولانا نذیر احمد صدیقی، شجاع آباد

جامعات و مدارس کی سالانہ تعطیلات میں قرآنی علوم و معارف طلبا و علما تک منتقل کرنے، طالبین قرآن کریم میں تفسیری ذوق بیدار کرنے اور فہم قرآن کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے دورہ ہائے تفسیر قرآن کریم کا سلسلہ آج سے نہیں بلکہ برسہا برس سے چلا آ رہا ہے۔ اکابرین اہل سنت والجماعت علما دیوبند مختلف مقامات پر تعطیلات میں تفسیر قرآن کریم کے حلقے قائم فرماتے اور ان کے حلقہ ہائے درس میں سینکڑوں شائقین علوم قرآنیہ جوق در جوق شریک ہوتے رہے۔ بالخصوص جامعات سے فارغ ہونے والے اور اپنے سروں پر دستار فضیلت سجانے والے علما وفضلا سے تاکید کی جاتی کہ وہ میدان عمل میں اترنے سے قبل دورۂ تفسیر قرآن کریم ضرور پڑھ لیں۔

ماضی میں جن اکابرین اہل حق کے حلقہ ہائے دروس تفسیر قرآن کریم نمایاں تھے، ان میں رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ واں بھچراں تلمیذ رشید قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، امام الاولیا، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا حسین علیؒ کے اجل تلامذہ میں سے قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی، حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ اور امام اہل السنّت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہم اللہ تعالیٰ سرفہرست ہیں۔

دورۂ تفسیر قرآن کریم کی اہمیت اکابر کی نظر میں مسلمہ تھی، برصغیر کے ممتاز محدثین وفقہاء کرام اپنے فاضل تلامذہ کو دورۂ تفسیر پڑھنے کے لئے حلقہ ہائے تفسیر میں تاکید کے ساتھ بھیجتے۔ فضلاء دارالعلوم دیوبند کو حضرت لاہوریؒ وغیرہ کی خدمت میں دورۂ تفسیر کے لئے بھیجا جاتا۔ جلال پور پیر والا ضلع ملتان سے حضرت مولانا خان محمد مدظلہ فاضل دیوبند ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ہمیں حضرت مولانا اعزاز علیؒ نے فراغت پر حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں دورۂ تفسیر پڑھنے کا حکم دیا۔''

شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ، حضرت لاہوریؒ کے درس دورۂ تفسیر زبدۃ القرآن کے صفحہ نمبر ۱۳ پر رقم طراز ہیں:

''زبدۃ المحدثین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کے روح طیب پر رب العالمین جل جلالہ کروڑوں رحمتیں نازل فرماوے کہ اس نے مجھے اور اپنے خلف الرشید مولانا سمیع الحق صاحب کو قطب العالم، یگانۂ روزگار، بقیۃ السلف الصالحین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ مضجعہ کی خدمت اقدس میں تفسیر پڑھنے کے لئے بھیجا اور تاکید فرمائی کہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے جملہ ارشادات وفرمودات کو حرف بحرف لکھ دیا کریں اور ان کے جملہ مجالس سے استفادہ کریں۔''

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی تاحیات درس تفسیر میں مصروف رہے۔ حضرت بہلویؒ نے جلالین وغیرہ کی تدریس کے بعد حضرت مولانا حسین علیؒ کی خدمت میں حاضری دے کر دورۂ تفسیر پڑھا۔ حضرت بہلویؒ اپنی خودنوشت سوانح حیات ''فیض روحانی رحمت صمدانی'' میں ارشاد فرماتے ہیں:

''دو چار مہینے کے بعد ایک عقدہ پیش آ گیا جس کے حل کے لئے واں بھچراں غریب نواز حضرت مولانا حسین علی قدس سرہ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا تو فرمایا کہ: جب تک میرے پاس قرآن مجید کا ترجمہ نہ پڑھو گے عقدہ حل نہیں ہوسکتا۔ حسب ارشاد ترجمہ پڑھا تو آنکھیں کھلیں کہ بلاشبہ اب تک جلالین وغیرہ پڑھاتے رہے مگر یہ ترجمہ وتفسیر تو کوئی اور ہی چیز ہے۔ ہمیں تو اب تک قرآن مجید سے مس بھی نہیں ہوا۔''

(ص:۱۹، بحوالہ معارف بہلوی، ج:۱، ص:۲۲۳)

واضح رہے کہ حضرت بہلویؒ نے جس زمانہ میں دورۂ تفسیر پڑھا، مدرس تفسیر بھی تھے اور حضرت مولانا فضل علی شاہ قریشیؒ، حضرت مولانا امیر علی گجراتی، حضرت مولانا محمد عمر خشوعیؒ وغیرہ کئی ایک مشائخ سے مجاز بھی تھے۔

ماضی کی جانب پلٹ کر دیکھیں تو مدارس میں جاری دورہ ہائے تفسیر کی برکت سے شرک و بدعت کے طوفان تھمے، توحید و سنت کی بہاریں چلیں اور ہزاروں افراد کو عقائد کی درستگی نصیب ہوئی۔ سینکڑوں فہم قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے اور بیسیوں نے اس تفسیری ذوق کو اکابر سے جذب کر کے ترقی کی اور قرآن کریم کے زبردست مفسر بنے۔

دور حاضر میں جامعات و مدارس کے کچھ اساتذہ دورۂ تفسیر کے نصاب و نظام اور افادیت سے عدم واقفیت کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اس کی مخالفت کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہیں بلکہ بعض ایک تو اسے ضیاع وقت، فضول مشق اور مہمل عمل قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ''الناس اعداء لما جھلوا'' کے مصداق ہیں۔ ذیل میں دورۂ تفسیر قرآن کریم کے تعلیمی نظام اور انداز تدریس کے متعلق چند گزارشات پیش کی جارہی ہیں، جن سے اندازہ ہوگا کہ اکابر کا جاری کردہ یہ نظام کتنا مفید، نافع، موثر اور مبارک ہے۔

(۱) ترجمہ قرآن کریم سے قبل طلبا کو ایک مفید، علمی مقدمہ پڑھایا جاتا ہے جس میں قرآن کریم، تفسیر قرآن کریم سے متعلقہ مباحث مثلاً تعریف، موضوع، غرض و غایت، مراتب تفسیر، تفسیر و تاویل میں فرق، تفسیر بالرائے، تحریف کی تعریفات، اہم تفاسیر اور مفسرین کا تعارف، مختلف تفاسیر کی خصوصیات، جمع و تدوین قرآن کریم، مضامین قرآن کریم، اعجاز قرآن کریم، وجوہ اعجاز سمیت کئی ایک مفید مباحث پڑھائی جاتی ہیں۔

(۲) قرآن مجید کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ طلبا کو پڑھایا جاتا ہے۔

(۳) ہر سورۃ کا آسان اور جامع الفاظ میں خلاصہ تحریر کرایا جاتا ہے، جس سے سورۃ کو سمجھنا آسان تر ہو جاتا ہے۔

(۴) ہر سورۃ سے قبل سورۃ کا مضمون مختصر الفاظ میں تحریر کرایا جاتا ہے، جو تقریباً سورۃ کا مرکزی خیال ہوتا ہے۔

(۵) ہر سورۃ کا ماقبل سورۃ کے ساتھ ربط پڑھایا اور لکھوایا جاتا ہے اور ربط کی مختلف تقریریں ذکر کی جاتی ہیں، مثلاً سورۃ کے اول کا سورۃ گزشتہ کے اول کے ساتھ آخر کا آخر کے ساتھ، آخر سورۃ کا اوّل سورۃ کے ساتھ مضمون سورۃ کا گزشتہ سورۃ کے مضمون کے ساتھ اور الفاظ کا الفاظ کے ساتھ وغیرہ۔

(۶) مضامین قرآن کا سور، رکوعات اور آیات پر انطباق، مضامین قرآن کی تفصیل، مختلف اکابر نے مختلف اندازوں سے فرمائی ہے۔ مثلاً:

الف:... قرآن کریم میں حق سبحانہ وتعالیٰ نے سلاسل سبعہ ذکر فرمائے ہیں:

(۱) دعاوی (اصول اربعہ توحید، رسالت، صداقت قرآن اور قیامت کو بطور دعویٰ پیش کیا جاتا ہے)۔

(۲) دلائل (دلیل عقلی محض، دلیل عقلی مع اعتراف الخصم، دلیل نقلی، دلیل وحی، پھر دلیل عقلی میں دلیل انفسی اور دلیل آفاقی اور دلیل نقلی کی سات اقسام)۔

(۳) شکوہ جات: (کہیں محض شکوہ اور کہیں جواب شکوہ بھی مذکور ہوتا ہے)۔

(۴) تخویفات: (تخویف دنیوی، تخویف اخروی)۔

(۵) تنبیہات: (تنبیہ انبیاء علیہم السلام، تنبیہ مومنین، تنبیہ منکرین)۔

(۶) تسلیات: (تسلی انبیاء کرام، تسلی مومنین)

(۷) ازالہ شبہات: (مخالفین کے مذکور وغیر مذکور شبہات کے جوابات)۔

ب:... مضامین خمسہ:

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے قرآن مجید کے پانچ منصوری مضامین ذکر فرماتے ہیں:

(۱) علم المخاصمہ (فرق باطلہ کے عقائد و اعمال باطلہ کا ابطال)۔

(۲) علم الاحکام (اوامر و نواہی)۔

(۳) تذکیر بآلاء اللہ (تذکرہ انعامات خداوندی)۔

(۴) تذکیر بایام اللہ (اُمم سابقہ کے حالات)۔

(۵) تذکیر بما بعد الموت (بعد از موت آنے والے حالات)۔

ج:... علوم اربعہ:

حضرت امام غزالیؒ نے مضامین قرآن کا احاطہ چار چیزوں میں فرمایا ہے:

(۱) علم الاصول (توحید، رسالت اور قیامت)۔

(۲) علم الاحکام (اوامر و نواہی)۔

(۳) علم القصص (انبیاء سابقین اور اُمم سابقہ کا ذکر)۔

(۴) علم السلوک (اعتماد علی اللہ)۔

د:... حصص اربعہ:

رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ کے نزدیک مضامین کے اعتبار سے قرآن مجید کے چار حصے ہیں۔ ہر حصہ کی ابتدا الحمدللہ سے ہوتی ہے۔

(۱) پہلا حصہ سورۂ فاتحہ سے سورۂ مائدہ کے آخر تک ہے، اس میں کثرت سے خالقیت باری تعالیٰ کو بیان کیا گیا ہے۔

(۲) دوسرا حصہ سورۂ انعام سے سورۂ بنی اسرائیل کے آخر تک ہے، اس حصہ کا مرکزی مضمون

ربوبیت باری تعالیٰ ہے۔

(۳) تیسرا حصہ سورۂ کہف سے سورۂ احزاب تک ہے، اس میں اکثر تصرف باری تعالیٰ کا بیان ہے۔

(۴) چوتھا حصہ سورۂ سبا سے آخر قرآن تک ہے، اس میں زیادہ مالکیت باری تعالیٰ اور نفی شفاعت قہری کا بیان ہے۔

(۷) ہر رکوع کا موضوع اور خلاصہ آسان اور اصطلاحی الفاظ میں تحریر کرایا جاتا ہے۔

(۸) ہر رکوع کا ماقبل رکوع سے ربط بھی بیان کیا جاتا ہے۔

(۹) دوران درس صرفی، نحوی مشکلات کے حل کی طرف بھی اشارات کئے جاتے ہیں۔

(۱۰) دور حاضر کے فتنوں کا رد آیات قرآنیہ کی تفسیر کے ضمن میں مبسوط اور مفصل انداز سے کیا جاتا ہے۔

(۱۱) علاوہ ازیں جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں دورۂ تفسیر قرآن کریم کے ساتھ تقابل ادیان و مسالک مستقل موضوع بنا کر پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں یہودیت، عیسائیت، ہندومت، قادیانیت وغیرہ کا تعارف اور اسلام کے ساتھ تقابلی جائزہ اور دور حاضر کے فتنوں کا تعارف وتعاقب پڑھایا جاتا ہے۔

(۱۲) مختلف تفسیری احتمالات میں سے راجح تفسیر اور مرجوح تفسیر کو ذکر کر کے وجوہ ترجیح پیش کی جاتی ہے۔

(۱۳) علاوہ ازیں طلبا کی اخلاقی تربیت، ذہن سازی سمیت دیگر بہت سے فوائد چالیس روزہ دورہ سے نصیب ہوتے ہیں۔

امید ہے کہ دورۂ تفسیر کے اس نظام ونصاب سے آگاہی کے بعد شکوک وشبہات دور ہو جائیں گے اور اس مفید اور نافع عمل کی جانب علما وطلبا کی توجہات مبذول ہوں گی اور اکابر کے اس سلسلہ کو مضبوط کیا جائے گا۔ ☆☆

قادیانیت اسلام کے لئے ناسور ھے

ختم نبوت سیمینار کا مقالہ

سابق صوبائی وزیر شیخ جعفر خان مندوخیل، ژوب

آج اس تقریب میں جو اپنی اہمیت اور تقدس کے حوالے سے مثالی ہے، میرے لئے شرکت باعث افتخار ہے۔ توحید کے اقرار کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ایمان کا جزو ہے اور رسالت کا اقرار اس اقرار کے ساتھ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا، جب بھی کسی کاذب نے نبوت کا دعویٰ کیا، غیرت وحمیت سے معمور مسلمانوں نے انہیں سبق سکھایا۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عظیم الشان شخصیت اس سلسلہ میں ہمارے لئے مینارۂ نور ہے، جنہوں نے ایک کاذب کی سرکوبی کو باقی تمام کاموں پر فوقیت دی۔

مسلمانوں کو اپنے نبی پاکؐ سے جو محبت ہے، وہ بے پایاں ہے اور قرآنی تعلیمات کے ساتھ یہ محبت بھی امت کو متحد ومستحکم رکھتی ہے۔ اسی لئے دشمنان اسلام ہمیشہ سے اس ناپاک کوشش میں رہتے ہیں کہ عقیدت ومحبت کے تعلق کو کمزور کیا جائے اور کسی طرح ختم نبوت کے عقیدے میں نقب لگائی جائے۔ ان مذموم سازشوں کی ایک طویل داستان ہے جس کا بیان ذکر کرنا مناسب نہیں تاہم فتنۂ قادیانیت، جو حالیہ تاریخ کا حصہ ہے، اس کا تذکرہ ضروری ہے۔ انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا، اسلام کے لئے ایک ناسور ہے۔ جب سے یہ فتنہ اٹھا ہے باحمیت مسلمان اس کے تعاقب میں ہیں اور پیہم کوششوں کے نتیجہ میں پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور یوں ان کی سازشوں کے تانے بانے کو توڑنے کی جانب ایک مثبت پیش رفت ہوئی۔ بلوچستان میں قادیانیت کا آغاز ان سرکاری ملازمین کے ذریعے ہوا جو انگریزوں نے بلوچستان میں اپنا نظام چلانے کے لئے ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے لا کر تعینات کئے، ان میں قادیانیوں کی اچھی خاصی تعداد بھی تھی، بعد میں ان قادیانی سرکاری اہل کاروں نے قادیانی تاجروں اور ہنرمندوں کے لئے بھی بلوچستان میں راہ ہموار کی اور پھر بلوچستان پر قبضہ کا تصور قادیانی سازشیوں کی پالیسی کا ایک حصہ بن گیا۔ قادیانیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد ژوب میں بھی آباد ہوئی۔ یہ سرکاری ملازم، تاجر اور ہنرمند تھے۔ منصوبے کے مطابق مسلمانوں نے روز اوّل سے ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ ژوب کے ایک باسی ہونے کی حیثیت سے میں فخریہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئٹہ کے بعد ژوب وہ مقام رہا، جہاں قادیانیوں کو شدید ترین مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور الحمدللہ! اب مسلسل کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ژوب سے تمام قادیانیوں کو خارج کر دیا گیا اور آج یہ شہران فتنہ گروں سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میرے خاندان کے بزرگوں کو یہ شرف بخشا کہ وہ ختم نبوت کے عقیدے کو زک پہنچانے والوں کے خلاف صف آرا ہوئے اور منکرین ختم نبوت کو ناکام بنایا۔ ہمارے خاندان کے علماء کرام میرے دادا سید میرک شاہؒ اور میرے والد مرحوم شیخ جانان خان مندوخیل اور دیگر افراد نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔

☆☆.................☆☆

تعصب ناسور سے بھی بدتر ہے

مفتی محمد شاہد

دوسری اور آخری قسط

تعصب جسمانی وروحانی بیماریوں کا مخزن ہے

قارئین غور کریں کہ اس وبائی مرض کا نتیجہ صرف یہی نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کی وجہ سے دوسرے امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں:

(۱) حقوق العباد سے آدمی چشم پوشی کرتا ہے بلکہ عمداً ادا نہیں کرتا۔

(۲) حسد وبغض، تجسس وتنافس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۳) ظلم وتعدی کا دروازہ کھلتا ہے۔

(۴) الزام وبہتان تراشی وافترا پردازی کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

(۵) ایک دوسرے کو ذلیل وحقیر اور نہایت گھٹیا بنا کر پیش کرنے کی کوششیں تیز تر ہو جاتی ہیں۔

(۶) چھوٹے بڑے کا فرق ختم ہو کر ادب وتعظیم سلام کر جاتے ہیں۔

ظاہر ہے یہ تمام روحانی امراض متعدی ہو کر جسم تک ان کا نقصان پہنچتا ہے، اس طرح کہ قتل وغارت گری، ظلم وبربریت اپنے عروج تک پہنچتا ہے بسا اوقات نامعلوم کتنی جانیں تلف ہو کر حدیث کے موجب دنیا وعقبیٰ کا خسران اپنے سر پر لاد کر لے جاتی ہیں۔ اس کی صدہا مثالیں تاریخ میں موجود ہیں کہ کس طرح تعصب وقبیلہ پرستی میں مبتلا اقوام پیوند خاک ہوگئیں اور آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں۔ مذکورہ بالا امراض کو قدرے تفصیل سے پیش کر کے مضمون ختم کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

حقوق العباد ادا کرنے کی قرآن وحدیث میں بہت زیادہ تاکید بیان کی گئی ہے حتی کہ علماء کرام نے مستقل تصانیف صرف حقوق العباد کے بارے میں لکھی ہیں، اس اہتمام سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق العباد ادا نہ کرنا ایسا جرم ہے، جس کی بخشش خدا تعالیٰ کی عدالت میں نہیں ہوتی، وہاں یا تو حق کو حق والے کو دے دیا جائے گا یا خود حق تعالیٰ معاف فرما کر صاحب حق کو ادا کریں گے مگر حق کی ادائیگی بہرحال ضروری ہوگی، اس لئے اے ایمان والو! حق کی ادائیگی دنیا میں ہی کر لو تا کہ آخرت میں مواخذہ ومحاسبہ سے بچ جائیں، جہاں چھوٹی سی نیکی بہت بڑی غنیمت ہوگی:

”اور بندگی کرو اللہ تعالیٰ کی اور شریک نہ کرو اس کا کسی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت والوں کے ساتھ اور یتیموں فقیروں اور ہمسایہ قریب اور ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور اپنے ہاتھ کے مال یعنی غلام باندیوں کے ساتھ، بے شک اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آتا وہ جو اترانے والا اور بڑائی کرنے والا گھمنڈی ہے۔“ (النساء)

آیت کریمہ سے خوب واضح ہے کہ حقوق ادا کرنا فرض ہے، آیت کریمہ کے علاوہ اور بھی آیات ہیں، جن میں حقوق ادا کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے آیت کریمہ کی تفسیر تفصیل کی جائے یہ اس کا مقام نہیں۔ بہرحال توحید باری تعالیٰ کے بعد حقوق والدین کا تذکرہ ہے اور ان کے بعد رشتہ داروں، یتیموں، فقیروں، مسکینوں اور پڑوسی قریبی، مسلم رشتہ دار، پڑوسی غیر رشتہ دار، غیر مسلم قریبی، پڑوسی مسلم دور کا ہو اور ہم نشیں ہم مجلس مسافر غلام باندیوں ماتحتوں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک پڑوسی ایسا ہوتا ہے جس کے تین حقوق ہوتے ہیں اور ایک پڑوسی ایسا ہوتا ہے جس کے دو حقوق ہوتے ہیں اور ایک پڑوسی ایسا ہوتا ہے جس کا صرف ایک حق ہوتا ہے وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہوتے ہیں وہ پڑوسی ہے جو مسلم رشتہ دار ہو اس کے لئے پڑوس کا حق قرابت ورشتہ داری کا حق واسلام کا حق ہوتا ہے اور جس کے دو حق ہوتے ہیں وہ ہے جو پڑوسی اور مسلم ہو، اس کے لئے اسلام اور پڑوسی کے دو حق ہوتے ہیں اور جس کا ایک حق ہوتا ہے وہ پڑوسی ہے جو کافر ہو اس کو محض پڑوس کا حق ہوتا ہے یعنی پڑوس کی وجہ سے حسن سلوک کا مستحق ہوتا ہے:

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک پڑوسی ایسا جس کے تین حقوق ہوتے ہیں اور ایک پڑوسی ایسا جس کے دو حق ہوتے ہیں اور ایک پڑوسی ایسا جس کا ایک حق ہوتا ہے، بہرحال وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہوتے ہیں تو وہ پڑوسی ہے جو مسلمان قریبی

ہو اس کے تین حقوق پڑوس قرابت و اسلام کی وجہ سے ہوتے ہیں اور وہ پڑوسی جس کے دو حق ہوتے ہیں تو وہ پڑوسی مسلم ہے اس کے دو حق پڑوس و اسلام کی وجہ سے ہوتے ہیں اور ایک حق والا پڑوسی کافر ہے، اس کا ایک حق پڑوس کی وجہ سے ہوتا ہے۔''
(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ۳/۱۶۶، الجامع الکبیر ۹/۵۲، کشف الخفاء: ۱/۳۲۸)

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ پڑوسی کون ہوتے ہیں؟ مذکورہ آیت کریمہ وحدیث شریف سے واضح ہوگیا کہ قریبی وبعیدی پڑوسی ہوتے ہیں، اس کے علاوہ ہر چہار طرف کے چالیس گھر بھی پڑوسی ہوتے ہیں بلکہ پڑوسی کے اندر عمومیت ہے کہ پورا شہر بھی پڑوسی و پڑوس کہلاتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ بعض پڑوسی بعض پڑوسیوں سے درجہ میں اونچے وقریب ہوتے ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک قوم کے محلہ میں بود و باش اختیار کی، میرا جو سب سے قریب پڑوسی ہے وہ مجھے تکلیف دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے، حضورؐ نے حضرت ابوبکر وعمر وعلی رضی اللہ عنہم کو بھیجا کہ جاؤ مسجدوں کے دروازوں پر کھڑے ہوکر اعلان کرو کہ چالیس گھر پڑوسی ہوتے ہیں اور جس کا پڑوسی اس کے شرور وفتن ومظالم سے مامون نہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (قرطبی، ۳/۱۶۶)

(۱) تعصب وعصبیت سے پیدا ہونے والے قبیح امراض میں سے حسد وبغض وغیرہ بھی ہے، جس کی قرآن وحدیث میں سخت ممانعت آئی ہے۔

''وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ'' اور (پناہ میں آیا میں) بدی سے بُرا چاہنے والے کی جب وہ لگے ٹوک لگانے۔ (معارف القرآن)

''وَلَا تَجَسَّسُوْا'' (القرآن) اور دوسروں کے عیبوں کو تلاش مت کرو۔

آدمی تجسس تبھی کرتا ہے، جب وہ کسی سے حسد کرنے لگے حسد دوسرے کو برباد کرے یا نہ کرے مگر حسد کرنے والا تباہ و برباد ضرور ہو جاتا ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، حسد کہتے ہیں کسی پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو دیکھ کر کڑھنا جلنا اور یہ تمنا کرنا یہ نعمت اس سے دور ہو جائے۔

حسد گناہوں میں سب سے پہلا گناہ ہے

حسد ہی سب سے پہلا گناہ ہے، جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی، آسمان میں سب سے پہلے ابلیس ملعون نے معصیت کی اور دنیا میں سب سے پہلے معصیت حسد کی وجہ سے قابیل نے کی ہابیل سے، حسد کرکے حاسد مبغوض ملعون دھتکارا ہوا ہوتا ہے، چنانچہ بعض حکماء کا قول ہے، حاسد پانچ وجوہات سے خدا تعالیٰ سے مبارزت ومقابلہ کرتا ہے:

(۱) حاسد اس نعمت کو ناپسند کرتا ہے جو اس کے غیر کو حاصل ہوئی۔

(۲) دوسرے قسمت خداوندی سے ناراض ہوتا ہے، گویا کہتا ہے کہ یہ نعمت مجھے حاصل کیوں نہ ہوئی۔

(۳) فعل خداوندی سے بغض وعناد رکھتا ہے۔

(۴) اولیاء اللہ کی رسوائی کا ارادہ کرتا ہے۔

(۵) یہ دشمن خدا ابلیس کی مدد کرتا ہے، کیونکہ سب سے پہلے حسد اسی نے کیا تھا۔

بعض حکماء نے یوں کہا کہ: حاسد مجلسوں میں صرف شرمندگی ہی اٹھاتا ہے (مثلاً کسی مجلس میں کسی ایسے آدمی کی تعریف وتعظیم کی گئی) جس کو یہ ناپسند کرتا ہے منع کرنے کی طاقت رکھتا ہے یا نہیں رکھتا پھر بھی اسے شرمندگی ہی اٹھانی پڑتی ہے اور فرشتوں کی لعنت و بغض اٹھاتا ہے اور خلوت وتنہائی میں محض گھبراہٹ و غم واندوہ میں مبتلا رہتا ہے اور آخرت میں حزن و ملال اور آگ کا جلنا ہی نصیب ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے غصہ ودوری حاصل کرے گا۔ (الصاوی ۴/۵۰۳)

اور ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزوں سے کوئی محفوظ نہیں رہتا: بدشگونی، بدگمانی، حسد سے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! ان سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا: جب تو بدشگونی کرے دوبارہ مت کر اور جب بدگمانی کرے اس کو ثابت مت کر اور جب حسد کرے تو ظلم مت کر۔ (فتح الباری ۱۰/۵۹۱)

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: آپس میں ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے سے حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے دشمنی مت کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوکر رہو اور مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن (تین رات) سے زائد بولنا چھوڑ کر رکھے اور دنیوی ساز وسامان میں حرص بازی مت کرو۔''
(بخاری ۲/۸۹۶، فتح الباری ۱۰/۵۹۳، مسلم ۲/۳۱۶)

تین دن تین رات سے زائد ترک کلام وقطع تعلق جائز نہیں ہے، ہاں اگر اس سے گفتگو وتعلق بحال کرنے میں دین میں مفسدہ کا خوف ہو یا خود کی جان مال وغیرہ کا خطرہ ہو تو اس سے ترک کلام جائز ہے اور بہت سی قطع تعلقی تکلیف اختلاط وتعلق سے بہتر ہوتی ہے۔ (فتح الباری ۱۰/۶۰۸)

تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی

علماء نے تحریر فرمایا ہے کہ تین قسم کے بدبخت لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی، جس کی غذا مال حرام سے ہو، جو لوگوں کی غیبت میں بکثرت مبتلا رہتا ہو اور تیسرے وہ جس کے دل میں مسلمان کی خیانت اور حسد ہو۔ (تفسیر قرطبی ۱۰/۳۰۳)

تعصب وعصبیت کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کو ذلیل وگھٹیا سمجھتا ہے، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سخت انداز میں منع فرمایا ہے، فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، اس کو چاہئے مسلمان بھائی پر ظلم نہ کرے، نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے اور نہ اس کو حقیر سمجھے اور تقویٰ تو یہاں ہوتا ہے، یہ آپؐ نے تین مرتبہ کہا اور اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا، مطلب یہ ہے کہ فضیلت کا مدار تو تقویٰ ہے آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے، ہر مسلمان کا مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بہانا (ناحق) اس کا مال (لینا یا ضائع کرنا) اور اس کی آبروریزی کرنا۔ (مسلم۲/۳۱۷)

تعصب کی وجہ سے آدمی ایک دوسرے کی عظمت وبزرگی کو نظرانداز کرکے اس کو ذلیل وحقیر سمجھتا ہے اور دوسرے کے سامنے اس کی ہجو کرتا ہے، حالانکہ یہ تمام چیزیں معاشرہ کو تباہ وبرباد کرتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور آپؐ نے فرمایا: جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی درازی عمر کی وجہ سے اکرام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر کے دراز ہونے کے وقت یعنی بڑھاپے میں ایسا آدمی مقدر کردیتے ہیں، جو اس کا اکرام کرے گا۔ (ترمذی۲/۲۲، مشکوٰۃ ۴۲۲)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اکرام میں سے ہے، بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اور حافظ قرآن کا اکرام کرنا جو قرآن میں غلو نہ کرتا ہو اور نہ قرآن سے دور ہو (یعنی قرآن پر عمل کرتا ہو) اور عادل بادشاہ کا اکرام کرنا۔ (مشکوٰۃ ۴۲۳)

اپنی قوم سے محبت کرنا مذموم نہیں

یہ بات بھی قابل ملحوظ ہے کہ تعصب وہی مذموم ہے، جس میں آدمی اپنی قوم کی محبت میں قوم کے ظالم ہونے کے باوجود اس کی مدد کرتا ہے ورنہ اپنی قوم اور اقرباً سے محبت کرنا، ظلم کی ان سے مدافعت کرنا کوئی مذموم شے نہیں بلکہ قابل تعریف ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اقرباً سے ظلم کی مدافعت ودفاع کرتا ہے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی تعصب وعصبیت ہی کا حصہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! (یعنی قوم سے محبت کرنا کوئی برا نہیں اور نہ یہ تعصب کہلاتا ہے) بلکہ عصبیت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرے۔ (احمد وابن ماجہ، مشکوٰۃ) ☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چندمنٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کردیتا ہے۔

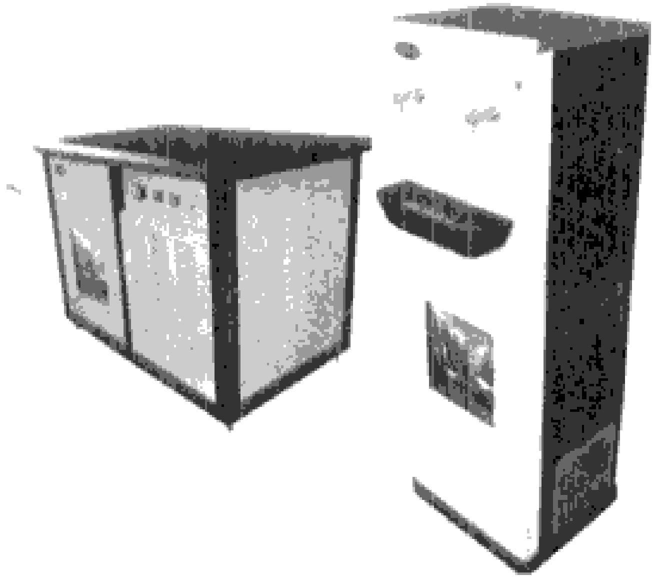

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

مدینہ طیبہ کا سفر

دوسری قسط

دیارِ حبیب ﷺ سے دیارِ غیر تک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ جنہیں کراچی میں مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے ساتھ ۹/ اکتوبر ۲۰۰۴ کو دہشت گردوں نے شہید کردیا۔ مولانا تونسوی شہیدؒ کے کاغذات میں سے ان کا ایک سفرنامہ دستیاب ہوا ہے، جس کا عنوان ہے ”دیارِ حبیبؐ سے دیارِ غیر تک“ جسے ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

مدینہ طیبہ کی جانب سفر:

سعودی اعداد وشمار کے حساب سے شب برأت بیت اللہ شریف میں گزاری' دوسرے دن مورخہ ۲۳/ نومبر بروز منگل ۱۹۹۹ء کو مدینہ طیبہ کا سفر تھا۔ مدینہ طیبہ کی جانب سفر کے ارادے سے دل میں عجیب وغریب قسم کی خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی' نماز فجر اور اشراق سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ کے لئے بذریعہ بس باب الفہد کے سامنے سے روانہ ہوئے تو حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت ایک گناہگار امتی کے دل میں موجزن تھی۔ جس طرح نشہ شراب سے سرشار پیادہ سوار کا حکم رکھتا ہے' اسی طرح بادۂ محبت وعقیدت کا مخمور بھی بہت اونچی فضا میں اڑتا ہے' اس عقیدت کا مقام اتنا بلند اور وسعت اتنی ہمہ گیر ہوتی ہے کہ کل کائنات اک ذرۂ خاک دکھائی دیتی ہے۔ بقول کسے:

اس لئے مجھ کو تڑپنے کی تمنا کم ہے
کہ وسعت دل ہے بہت اور وسعت صحرا کم ہے

بعض اوقات عقیدت کی یہ ہمہ گیری خدا تعالیٰ کی بے پایاں عظمت کو بھی اپنی آغوش میں لینے کی سعی کرتی ہے' کیونکہ محبت ضابطوں کی پابند نہیں ہوتی۔ اکثر اوقات ادب واحترام کی حدود بے خبری میں نظر انداز ہوجاتی ہے۔ راقم پورے سفر میں شوق محبت وعقیدت سے سرشار' محبت کے احتیاطی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے' درود شریف کا ورد اور نعتیہ اشعار زیرلب پڑھتے ہوئے اپنے قلب وجگر کو روحانی غذا فراہم کرتا رہا' اور تصور کی دنیا میں طریق ہجرت پر سفر کے دوران چودہ سو سال قبل ہجرت کرنے والی ان دو عظیم ہستیوں کے خیالوں اور سوچوں میں گم تھا جنہیں قرآن پاک نے: ”الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ“ اور بھی: ”ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا“ جیسے تا قیامت نہ مٹنے والے مقدس الفاظ سے یاد فرمایا ہے' اس تصور کے ساتھ ان مقدس ہستیوں کی پاکیزہ خوشبوئیں روح کو محسوس ہونے لگیں:

وہ اک بار ادھر سے گزر گئے مگر اب تک
ہوائے رحمت پروردگار آتی ہے
باد صبا جو بہت مشکبار ہے
شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلف یار ہے

الغرض اس نوعیت کے حسین وجمیل خیالات ذہن میں آتے رہے اور ہم سوئے مدینہ طیبہ چلتے رہے' یہاں تک کہ وہ راحت افزا گھڑی بھی آگئی جس نے مسافران مدینہ کے دلوں کو رشک صد گلزار بنادیا اور مدینہ طیبہ کے درودیوار نظر آتے ہی لوگوں کا والہانہ جوش وخروش اور محبت وعقیدت کے جذبات قابل دید تھے درود وسلام میں تیزی کے ساتھ خوش وخرم ہستیوں کی نگاہیں اپنی امیدوں اور تمناؤں کے مرکز گنبد خضریٰ اور مسجد نبوی کے میناروں کو ڈھونڈنے میں مصروف ہوگئیں کیونکہ ان کی دلی تمناؤں اور آرزوؤں کے پورا ہونے کا وقت آچکا تھا:

تمنا تھی یہ مدت سے دیار یار دیکھیں گے
مدینہ کے کبھی ہم بھی درودیوار دیکھیں گے
سکون دل کی دولت جس جگہ سے ہاتھ آتی ہے
مکین گنبد خضریٰ کا وہ دربار دیکھیں گے
میرے آقا شب فرقت ہو یا کہ روز محرومی
کہاں تک کشمکش اس کی تیرے بیمار دیکھیں گے
خوشی کی انتہا کوئی نہ ہوگی بالیقین اس دن
حسن جس دن رسول پاک کا دربار دیکھیں گے

اور میں تصوراتی دنیا میں گم چودہ سو سال قبل اس مقدس شہر میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منظر کے خیالات وواقعات کو ذہن میں لاکر سوچ رہا تھا کہ اس مبارک دن کی صبح کیا سہانی ہوگی' جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سفر ہجرت کے اختتام پر یہاں سے گزری ہوگی۔ آپؐ مدینہ طیبہ تشریف لائے ہوں گے' اور خوش نصیب

انصار نے جوشِ محبت میں ہتھیار سجا کر' لباس بدل کر' شاداں وفرحاں ادھر ادھر دوڑ کر استقبال کی تیاریاں کی ہوں گی' آپ کی تشریف آوری کی خبر سن کر بچے خوشی سے ہنس رہے ہوں گے' بچیاں کلی کی مانند مسکرا رہی ہوں گی' شرم و حیا سے جھکی آنکھوں والی بیبیاں چھتوں پر کھڑی دیدارِ نبوی کی منتظر ہوں گی' اور ان کے لباس کی رنگارنگی نے ہر چھت کو تختۂ گل بنا رکھا ہوگا' باغبانِ قدرت کے تمام گل بوٹے اپنے مہمان محترم کی تشریف آوری پر خوشی سے نہال ہوں گے' قبا سے مدینہ طیبہ تک اہل مدینہ نے دورویہ کھڑے ہو کر کس والہانہ انداز سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہا ہوگا' اور جب مسکرا کر دلوں کو مسخر کرنے والے پیغمبر کا پہلا قدم مدینہ کی طرف اٹھا ہوگا تو عقیدت مندوں نے کس طرح ہٹو بچو' آپ تشریف لا رہے ہیں کہہ کر راستہ بنایا ہوگا اور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جوشِ محبت وعقیدت کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے استقبالی سمندر سے تشریف لائے ہوں گے۔

مدینہ طیبہ میں آپ کی تشریف آوری کے خوشگوار منظر کا کون سا پہلو دلچسپی سے خالی ہوگا؟ مگر اس مرغوب منظر کا وہ حصہ از حد مسرت خیز ہے' جب گل و برگ سے نازک بدن' سرتا پا رشکِ چمن' مگر حیا پرور اور پاک دامن بیبیوں نے چھتوں سے دھیمے سروں میں خیر مقدمی ترانہ گا کر جنت الفردوس کا بلانا شروع کیا' حیاء اور عقیدت نے آواز میں وہ اثر پیدا کر دیا کہ خلدِ بریں کی حوریں ہمہ تن گوش و خموش ہوگئیں:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

باغبانِ حقیقی کے گلزار کی کلیاں' یعنی بنو نجار کی بچیاں' دف بجا کے گا کر اپنے روحانی باپ' محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر خوشی اور خاندان نجار سے تعلق پر فخر وشکر کا اظہار کر رہی تھیں اور معصومیت ان کے بھولے چہروں پر نثار ہو رہی تھیں' جونہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے تو ان بچیوں سے فرمایا: کیا تم مجھ کو چاہتی ہو؟ وہ طفلانہ سادگی سے بولیں: ہاں۔ آپ نے کمال شفقت وخوش مزاجی سے فرمایا کہ میں بھی تم کو چاہتا ہوں۔ خاندان نجار کی یہ بلند اقبال بچیاں کتنی خوش بخت وخوش نصیب تھیں اور رسول خدا کے کتنے قریب تھیں' اس خوش بختی کے سبب فرشتوں نے ان کے دامنوں کو آنکھوں سے لگایا ہوگا' حوروں نے ان کی خاکِ پا کا سرمہ بنایا ہوگا' بے شک ولاریب جنہیں رسول خدا کی محبت کا دعویٰ ہو اور رسول خدا ان کی محبت کا دعویٰ کریں' وہ اپنے بختِ بیدار پر جتنا فخر کریں کم ہے' کیونکہ آپ کی محبت وغلامی دین حق کی شرطِ اول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امن وبرکت کی بستی میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے پہنچ کر رک گئے کہ شرفِ میزبانی کس کو حاصل ہو' التجائیں مسلمانوں کی نگاہوں میں سمٹ آئیں' آنکھوں نے دلوں کی کیفیت بیان کی' کون سا مسلمان تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مہمان بنانے پر مصر نہ تھا؟ مگر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی قسمت سب پر سبقت لے گئی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت کی بنا پر ان کے گھر اترنا پسند فرمایا اور اسی مکان کے قریب مسجد نبویؐ اور ازواجِ مطہرات کے حجروں کی بنیاد رکھی گئی' دو یتیم بچوں سے زمین خرید کر خانہ خدا کی تعمیر شروع کی گئی' میں سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی ہماری زندگی کی ساری رنگینیاں اور دلچسپیاں لے کر بھی آخری نبی کی ہمرکابی کا موقع لے کر دے تو عمر بھر اس گراں بار احسان سے ہماری گردن نہ اٹھے لیکن ایسا موقع ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ اب تو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ہی مل جائے تو غنیمت اور بہت بڑی سعادت ہے' کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی محبت وصحیح عقیدت ہے' اس قسم کے خیالات اور سوچوں کے سمندر سے گزرتے ہوئے گنبد خضریٰ اور مسجد نبوی کے پُرکیف و روح پرور نظاروں' مدینہ طیبہ کی گلیوں سے جنت کی بہاروں کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے' محبت وعقیدت' امیدوں اور آرزوؤں کے مرکز' بلد امین میں بالآخر ہم آکر بس سے اترے۔

برادر عزیز رفیق محترم مولانا عبدالعزیز خان لاشاری صاحب سب سے پہلے مسجد نبویؐ میں جا کر روضہ اقدس پر حاضری دینے پر مصر تھے جبکہ راقم اپنے گناہ آلود دامن کے سبب عجلت میں حاضری کی بجائے' رہائش وغیرہ کے انتظام اور تبدیلی لباس وغیرہ کے بعد اطمینان قلب کے ساتھ حاضری کے حق میں تھا۔ مولانا موصوف نے از راہ شفقت میری رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ساتھ دیا' چنانچہ رہائش وغیرہ کے بندوبست کے بعد دیگر ضروریات سے فراغت پاتے ہی باوضو ہو کر ادائیگی نماز اور اپنے آقا ومولا کے حضور حاضر ہو کر تحفۂ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی غرض سے جب ہم اپنی رہائش گاہ سے مسجد نبوی کی جانب روانہ ہوئے تو درود شریف وردِ زبان تھا' یہ گھڑی یوں محسوس ہوئی جیسے اپنے آقا کی غلامی سے بھاگا ہوا غلام' اپنے مہربان آقا کی خدمت میں' ندامت سے سر جھکائے اقرارِ جرم کرنے کے لئے رضا کارانہ طور پر خود ہی معافی جرم کی امید پر حاضر ہو رہا ہو' یا پھر اقرارِ جرم پر گرفت کی صورت میں خسر الدنیا والآخرۃ کے خوف وڈر سے لرزتے ہوئے وجود کے ساتھ' امید ویاس کی اس کشمکش میں مسجد نبویؐ کے پُرکیف نظاروں کو دیکھتے ہوئے انوار الٰہی کے اس مرکز میں جب ہم داخل ہوئے' مسجد نبویؐ کے دروازے پر لکھی ہوئی آیت قرآنی: "ادخلوھا

بسلام آمنین ‘‘پر نگاہ پڑی تو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی جنت کا پروانہ ہاتھ میں لئے جنت میں داخل ہورہا ہو اور رحمت خداوندی اس کا استقبال کرنے کی منتظر ہو‘ یاس کی صورت آس میں بدل گئی اور اس مقدس مسجد کے حوالہ سے اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ کے سنہری حالات وواقعات اور اس رحمت بھری مسجد کی گود میں دور نبوت کے بیتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دن ورات کے واقعات یکے بعد دیگرے ذہن میں گردش کرنے لگے اور اس مسجد کی ایک ایک یادگار نشانی راہ جنت کا پتہ بتانے لگی:

یہ مسجد، یہ منبر، یہ روضہ، یہ گنبد
ہے فردوس ہر یادگار مدینہ
مدینے کے پھولوں کو کیا پوچھتے ہو
رگ گل ہے ہر نوک خار مدینہ
سراپا منیرا نگار مدینہ
تجلّی مکہ بہار مدینہ
گرچہ ہیں جہاں میں بہت شہر خوش و دلچسپ
لیکن عجب دلبر و دل جو ہے مدینہ

نماز کے لئے اذان ہوئی، موذن کی آواز میں بلالی سوز و ساز اور گداز تھا‘ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی یاد آنے لگی اور میں پھر ایک مرتبہ سوچوں کی دنیا میں چودہ سو سال پیچھے چلا گیا‘ دور نبوت کے حسین و جمال خیالات و تصورات کے سمندر میں غوطہ زن ہو گیا کہ وہ کیسا سماں و منظر ہوگا جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے محراب میں تشریف فرما ہوں گے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان ذوالنورینؓ و علی المرتضیٰؓ عشرہ مبشرہ جیسی مقتدر ہستیاں آپ کی اقتداء میں فریضہ نماز ادا کرنے کی غرض سے موجود ہوں گی۔ موذن رسولؐ حضرت بلالؓ اپنی پرسوز آواز میں اذان دیتے ہوں گے‘ یقیناً فرشتے بھی ان کی زندگیوں پر رشک کرتے ہوں گے اور تخلیق آدمؑ کے اظہار وارادۂ خداوندی کے موقع پر کئے گئے اعتراضیہ الفاظ پر احساس ندامت کرتے ہوں گے۔ فریضہ نماز کی ادائیگی کے بعد جب روضہ اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی‘ اس وقت کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنے سے راقم بالکل عاجز و بے بس ہے‘ مجھ جیسا گناہگار و روسیاہ‘ گناہوں سے پُر دامن‘ نیکیوں سے تہی دست و تہی دامن‘ غفلت میں گزاری ہوئی زندگی پر ندامت کے آنسوؤں کے سوا اور تھا ہی کیا جو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ پیش کرتا:

’’اشکوں کے علاوہ اور میرے پاس کوئی سوغات نہیں‘‘

بس یہی تحفہ اور سوغات پیش کرنے کی غرض سے جسارت کر کے لرزتے ہوئے وجود اور ڈگمگاتے ہوئے قدموں کے ساتھ اقبالی مجرم کی مانند‘ مواجہ شریف کے سامنے جاکے کھڑا ہو گیا‘ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہا اور آنکھیں ساون بھادوں کی جھڑی کی طرح برستی رہیں‘ دوست‘ احباب‘ والدین‘ بہن‘ بھائیوں اور جماعتی احباب کا نام لے کر ان کی جانب سے سلام عرض کئے‘ اس دوران قرآن پاک کی اس آیت نے خوف و ڈر اور مایوسیوں کی خطرناک وادیوں سے نکلنے کا سہارا دیا: ’’ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما۔‘‘ اس پُر امید نوید خداوندی سے دل کی کیفیت و حالت بدلتی چلی گئی‘ آگے بڑھ کر حضرات شیخین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو خراج عقیدت اور سلام عقیدت پیش کیا بعد ازاں قدمین شریفین میں آکر بیٹھنے کا موقع نصیب ہوا تو بار بار قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا یہ پسندیدہ شعر ذہن میں مچلنے لگا‘ جو اکثر اوقات وہ جھوم جھوم کر پڑھا کرتے تھے:

آقا تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

فرط محبت و عقیدت کے جذبات سے آنکھیں تر تھیں‘ اور شکر خداوندی سے زبان لبریز تھی اور یہ اشعار ورد زبان تھے:

اس آستاں کے قابل میری جبیں نہیں ہے
میں اور یہ حضوری دل کو یقین نہیں ہے
حاضر ہوں دست بستہ‘ لے کر دل شکستہ
اس مشتِ خاک پر ہیں کیا کیا کرم تمہارے
مٹی بنی ہے سونا چھوکر قدم تمہارے
حاضر ہوں دست بستہ لے کر دل شکستہ

(جاری ہے)

جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو بھائی قرار دینا دامن مصطفیٰ ﷺ سے لاتعلقی کے مترادف ہے

گوجرانوالہ… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا پیر محمد اشرف مجددی، سیکریٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، سیکریٹری اطلاعات سیّد احمد حسین زید، سیکریٹری مالیات پروفیسر حافظ محمد انور، ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالغفور آرائیں، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور ناظم دفتر مولانا حافظ محمد ثاقب نے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کی طرف سے قادیانیوں کو اپنے بھائی بہن قرار دینے کی شدید مذمت کی ہے اور ان کے اس بیان کو کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دل شکنی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو جو سچے انبیاء کرامؑ کے گمراہ پیروکاروں سے دوستی اور تعلق سے منع کیا ہے، چہ جائیکہ انگریز کے خودکاشتہ پودے۔ جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو بھائی بہن قرار دینا صریحاً دامن مصطفیٰ ﷺ سے لاتعلقی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مسلمانوں کو کافر اور حرام زادے قرار دیتے ہیں اور ہمارے روشن خیال قائدین ان کی ہاں میں ہاں ملانے اور امریکی غلامی کا دم بھرنے کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔

سیرت نبی ﷺ کی ایک جامع حدیث

انتخاب: مولانا محمد معاویہ سعدی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے تمام ہی پہلو ہم مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا احسان ہے کہ انہوں نے آپ کی ہر ہر ادا اور ہر ہر حرکت وسکون کو من وعن امت تک پہنچا کر ہم لوگوں کے لئے اقتدا کو آسان اور اتباع کو سہل کر دیا، ویسے تو پورا قرآن کریم ہی آپ کے خلق عظیم کا نمونہ اور سارا ذخیرۂ احادیث ہی آپ کے گوشہ ہائے حیات کا مجموعہ ہے، مگر خاص آپ کے خلقی اور خُلقی اوصاف، آپ کی فطری اور طبعی عادات، آپ کے طرز معاشرت اور رہن سہن کے آداب، آپ کے انفرادی اور اجتماعی حالات، آپ کے خاص و عام سے برتاؤ کے انداز و معاملات سے متعلق: ایک جامع ترین حدیث: نواسہ رسول امیر المومنین سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے، جس کا ابتدائی حصہ (آپ کی شکل وشباہت اور گفتار و کردار سے متعلق) آپ نے اپنے ماموں (حضورؐ کے ربیب، حضرت خدیجہؓ کے بیٹے) وصاف رسول، حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور آخری حصہ (بات برتاؤ اور نشست و برخاست سے متعلق) چھوٹے بھائی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے والد گرامی امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس حدیث کو محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں مختلف طریق سے درج کیا ہے۔ خصوصاً امام طبرانی نے اپنی ''معجم کبیر'' ۲۲:(رقم:۴۱۴) میں یکجا اور امام ترمذیؒ نے اپنی ''شمائل'' (رقم:۸،۲۲۵، ۳۳۶،۳۵۱) میں متفرق طور پر اس کی تخریج کی ہے اور شراح ''شمائل'' نے باہتمام اس کی شرح و تفصیل فرمائی ہے، ''جمع الفوائد'' میں یہ حدیث ''معجم کبیر'' کے حوالہ سے کتاب المناقب میں (رقم:۸۷۶۹) وارد ہوئی ہے، اس حدیث کے (آخری) بعض حصوں پر اگرچہ محدثین کو کلام ہے، مگر بحیثیت مجموعی بلاشبہ یہ حدیث قابل قبول اور لائق اتباع ہے، کیا علما اور کیا عوام، کیا اہل حکومت اور کیا اہل انتظام؟ یہ حدیث سب ہی کے لئے مشعل راہ اور شمع ہدایت ہے، بس اللہ تبارک وتعالیٰ جس کو توفیق مرحمت فرمادیں۔ واللّٰہ الموفق وھو المستعان۔

سبطِ رسول حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کا بہت اچھا سلیقہ اور بہت شوق تھا، اس لئے کہ میرا جی چاہا کہ میں آپؓ سے آپؐ کے حلیۂ مبارکہ اور اوصاف جمیلہ کا ذکر سنوں تاکہ حتی الامکان میں بھی ان کو اپنا سکوں۔

ماموں جان نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ خود اپنی ذات والا صفات کے اعتبار سے بھی نہایت شاندار تھے اور دوسروں کی نگاہوں میں بھی بہت جچتے تھے، چہرۂ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح روشن، قدِ مبارک درمیانہ، متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر نکلتا ہوا اور طویل القامت سے قدرے پست، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا، سر کے بال ہلکی سی بل کھائے ہوئے، اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو رہنے دیتے، ورنہ کوئی اہتمام نہ فرماتے، جس زمانہ میں بال زیادہ ہوتے تو کان کی لو سے متجاوز ہوجاتے۔

رنگ: نہایت چمک دار پیشانی: کشادہ، خم دار، باریک اور گنجان، دونوں ابروؤں میں قدرے فاصلہ، درمیان میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی، ناک: ذرا اونچی، اس پر ایک نور فروزاں رہتا، جس سے بادی النظر آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا، (لیکن غور سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے)، داڑھی مبارک: خوب بھری ہوئی، آنکھ کی پتلی: نہایت سیاہ، رخسار مبارک، ہموار اور ہلکے، دہن مبارک: فراخ (نہ کہ تنگ منہ)، دندان مبارک: باریک، آبدار اور فاصلہ دار، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی سی لکیر، گردن ایسی خوبصورت اور چمک دار جیسی خود بنائی ہوئی گڑیا کی ہوتی ہے، اعضاء: نہایت معتدل اور پُر گوشت، جسم: گٹھا ہوا، پیٹ اور سینہ: ایک دوسرے کے برابر (نہ کہ پیٹ نکلا ہوا)، البتہ سینہ: فراخ اور مونڈھے: چوڑے، جوڑوں کی ہڈیاں: بڑی۔

بدن کا وہ حصہ (بھی) جو کپڑوں سے باہر رہتا نہایت روشن اور چمک دار تھا (چہ جائیکہ وہ حصہ جو کپڑوں سے چھپا ہو)، ناف سے لے کر سینہ تک بالوں کی ہلکی سی لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ

مبارک بالوں سے خالی تھے، البتہ دونوں بازوؤں، کندھوں اور سینۂ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے۔

جب آپؐ چلتے تو قدم اٹھا کر، سامنے کی طرف متوجہ ہوکر، تیز قدموں سے چلتے، جب چلتے تو (قدم ایسا جما کر رکھتے کہ) معلوم ہوتا کسی بلندی سے اتر رہے ہیں، جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرف متوجہ ہوتے، نگاہیں نیچی رکھتے، آپؐ کی نظر آسمان سے زیادہ زمین کی طرف رہتی (جب کسی کی طرف دیکھتے تو غلبۂ حیا کی وجہ سے) زیادہ تر کن انکھیوں سے دیکھتے، اپنے ساتھیوں (صحابہؓ) کے پیچھے چلتے، جو ملتا اس سے سلام میں پہل کرتے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ماموں جان سے آپؐ کے اندازِ گفتگو کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا کہ آپ پر ہمہ وقت فکرِ آخرت کا غلبہ رہتا (اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات یا امت کی فلاح وبہبود کے سلسلہ میں) ہر وقت سوچ میں رہتے (ان امور کی وجہ سے) کسی وقت آپ کو بے فکری اور راحت نہیں ہوتی، (اسی لئے) اکثر اوقات خاموش رہتے، بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے جو گفتگو فرماتے وہ ابتداء سے انتہا تک باقاعدہ گفتگو ہوتی مختصر اور جامع الفاظ کے ساتھ، ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے، نہ اس میں فضول اور زائد باتیں ہوتیں اور نہ ہی کوتاہ اور ادھوری (کہ مطلب بھی پوری طرح واضح نہ ہو)۔

آپؐ نہ تو (اتنے) سخت تھے (کہ تکبر کی صورت ہوجاتی) اور نہ ہی (اتنے) نرم (کہ تذلل تک نوبت پہنچ جاتی) اللہ کی نعمت خواہ تھوڑی ہی ہو، اس کی بڑی تعظیم فرماتے، کھانے کی چیزوں کی نہ برائی فرماتے (کہ یہ ناقدری ہے) اور نہ زیادہ تعریف فرماتے (کہ یہ حرص کی علامت ہے) دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ کو کبھی غصہ نہ آتا، مگر جب مسئلہ حق اور دین کا آجاتا تو پھر (مخلوق میں سے) کسی کی بھی پروا نہ فرماتے، اس وقت آپؐ کے غصہ کو کوئی (شخص یا سفارش یا ہدیہ تحفہ) روک نہ سکتا، یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام لے لیں، اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے نہ انتقام لیتے، جب کسی وجہ سے کسی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے، جب کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے، جب گفتگو فرماتے تو کبھی گفتگو کے ساتھ ہاتھوں کو بھی حرکت دیتے اور کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر مارتے، جب کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے منہ پھیر لیتے اور بے التفاتی فرماتے، (یا درگزر فرماتے) اور جب ہنستے تو نگاہیں نیچی فرمالیتے، آپ کی اکثر ہنسی تبسم (اور مسکراہٹ) ہوتی، اس وقت آپؐ کے دندان مبارک اولے کی طرح چمکاتے ہوئے ظاہر ہوتے۔ ☆☆

قادیانی خاندان کا قبولِ اسلام

گوجرانوالہ... اسلام کی حقانیت سے متاثر ہوکر جلیل ٹاؤن کے ایک قادیانی خاندان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں محمد عامر، ان کی اہلیہ اور تین صاحبزادیاں شامل ہیں۔ محمد عامر نے جامع مسجد زینب جلیل ٹاؤن میں منعقدہ تقریب میں کہا کہ وہ خاندانی طور پر قادیانی تھے، انہیں آغاز سے ہی قادیانیت سے نفرت تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے قبولِ اسلام کی توفیق اب بخشی ہے۔ انہوں نے قادیانیت کو جھوٹ، فریب اور دجل کا مذہب قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ ہو اس میں کوئی بھی حق پرست رہنا برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں دوستوں کا ممنون ہوں جنہوں نے انہیں اسلام کی روشنی دکھائی۔ اس موقع پر مولانا پیر محمد اشرف مجددی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب، پروفیسر طارق محمود کھوکھر، مولانا محمد رضوان اور دیگر نے خطاب کیا۔ مولانا پیر محمد اشرف مجددی نے کہا کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹ اور فریب سے کام لیا اور انگریز کی سرپرستی میں جھوٹ کا سکہ چلائے رکھا۔ قادیانی، حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں، مگر جھوٹ بولتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ وہ ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک وقوم کے غدار اور اسلام مخالف ہیں، وہ کبھی بھی ملک کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے۔ مرزائیوں کو بھائی قرار دینا قرآن سے لاعلمی ہے۔ قرآن مجید میں مومن کو ہی مومن کا بھائی کہا گیا ہے۔ اس لئے نواز شریف کو اپنے بیان پر نظرثانی کرنا چاہئے۔ علاوہ ازیں محمد عامر اور ان کے خاندان کے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں ڈویژنل ہیڈ آفس دارالعلوم ختم نبوت ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں ردِ قادیانیت کورس کے شرکا میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس خوش قسمتی پر خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اس موقع پر قاری محمد یوسف عثمانی، مولانا قاری منیر احمد قادری، مولانا محمد عارف شامی، سید احمد حسین زید، حاجی عبدالرحمن، احسان اللہ، قاری محمد خالد، غلام مصطفی، حافظ محمد الیاس قادری، محمد طارق، محمد امان اللہ قادری اور عبدالرؤف گھمن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لوگ قادیانیت کے فریب سے آگاہ ہورہے ہیں اور وہ اسلام کے دامن میں ہی عافیت پاتے ہیں۔ محمد عامر اور اس کے اہل خانہ کے قبول اسلام کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مرحوم امیر الحاج حافظ بشیر احمد کے صاحبزادگان، حافظ محمد حامد محمود، عابد محمود، عامر محمود، ساجد محمود، زاہد محمود کے علاوہ محمد اشرف پروفیسر طارق محمد کھوکھر اور ثاقب نوید ملک نے خصوصی کاوش کی۔

خبروں پر ایک نظر

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے تبلیغی پروگرام

چناب نگر... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کی تبلیغی و اصلاحی مصروفیات ملاحظہ فرمائیں:

ماہانہ پروگرام فیصل آباد:

حسب معمول فیصل آباد کے ''محلہ مصطفیٰ آباد'' تشریف لے گئے، مولانا غلام رسول دین پوری کو ہمراہ لیا بعد نماز عشاء پہلے انہوں نے بیان کیا، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نبوت ورسالت مدلل اور مرزا قادیانی ملعون کی جھوٹی نبوت کو اس کی کتاب کے حوالے سے بیان کیا، اس کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے تفصیلی بیان فرمایا، جس میں قادیانی خباثتوں اور ان کا طریقۂ واردات اور ان سے معاملات نہ کرنے کا مسئلہ مفصل سمجھایا پھر دعا ہوئی۔

حافظ آباد و چنیوٹ:

۱۳/ جمادی الثانی بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد قدیم حافظ آباد میں خطاب فرمایا، جس میں عقیدۂ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سازشوں سے لوگوں کو آگاہ کیا اور ان سے معاشرت و معاملات نہ کرنے کو شرعی نقطۂ نظر سے مفصل بیان کیا۔ اسی طرح جامع مسجد محمدی اور معہد الخیر الاسلامی ضلع چنیوٹ میں خطاب ہوا اور اس میں چناب نگر و مضافات میں قادیانی جارحیت سے لوگوں کو مطلع کیا۔

سلانوالی میں ہفتہ بھر تبلیغی دورہ:

۱۹/ جمادی الثانی مدرسہ مرکز آل محمد میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں مختلف اضلاع کے علما کرام تشریف لائے تو ان علما کرام وطلبا و دیگر شرکا اجلاس کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کو بیان کیا اور بالخصوص علما کرام وخطبا عظام وطلبا عزیز کو ختم نبوت کے موضوع پر اپنے جمعہ وغیرہ میں بیان کرنے اور فتنہ قادیانیت سے لوگوں کو روشناس کرانے کی تلقین کی اور علما کرام سے اس مقصد کے لئے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔

۲۰/ جمادی الثانی بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد مدنی، مدنی چوک میں بوقت جمعہ اور جامع مسجد عمر اسلام نگر میں بعد نماز عشاء خطاب کیا۔

۲۱/ جمادی الثانی کو جامع مسجد غلہ منڈی میں بعد نماز عصر اور جامع مسجد حضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ اسلام نگر میں بعد نماز عشاء درس دیا، جس میں بتایا کہ قادیانی ملعون اہل بیت کرام کی کس طرح توہین کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں، اس درس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہوا اور قادیانی دوستی سے تائب ہوئے۔

۲۲/ جمادی الثانی کو بعد نماز فجر جامع مسجد عائشہ رحمٰن پورا اور بعد نماز عصر جامع مسجد مکی سعید بازار میں بیان کیا اور فتنۂ قادیانیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

۲۳/ جمادی الثانی کو جامع مسجد فاروق اعظم بلاک نمبر ۱۵ میں بعد نماز فجر اور ظفر کالونی کی جامع مسجد میں بعد نماز ظہر درس دیا، جس میں مسئلہ ختم نبوت، حیات و رفع عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام الی السماء وغیرہ موضوعات پر بیانات ہوئے۔

۲۴/ جمادی الثانی کو مرکزی جامع مسجد شاہ نکلدر میں خطاب کیا، جس میں قادیانی سازشوں سے لوگوں کو مطلع کیا۔

۲۵/ جمادی الثانی کو اپنے ہمراہ قاری محمد ادریس اور قاری محمد اکرم مدنی کو لے کر جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب سے ملاقاتیں کیں اور کام کرنے والے احباب کی حوصلہ افزائی کی۔

ضلع اوکاڑہ میں چندروز:

۲۶/ جمادی الثانی کو جامع مسجد دفتر نئی لکڑ منڈی اوکاڑہ میں خطاب کیا، جس میں قادیانی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے نواز شریف کے نشری و اخباری بیان کہ'' قادیانی ہمارے بھائی ہیں'' کی مفصل تردید کی اور کہا کہ نواز شریف صاحب اپنے بیان سے رجوع کریں۔

۲۷/ جمادی الثانی کو بھی جمعۃ المبارک کے بیان میں اسی طرح جامع مسجد بلالیہ حویلی لکھا میں بعد نماز عصر کے خطاب میں قادیانیت کی تردید کرتے ہوئے نواز شریف کے بیان کی مذمت کی اور کہا کہ نواز شریف کا قادیانیوں کو بھائی کہنا امت مسلمہ کی چودہ سو سالہ محنت اور قربانی پر پانی پھیرنا ہے، لہٰذا فی الفور اپنے بیان سے رجوع کریں۔

ضلع قصور:

جامع مسجد مدنی میں خطاب کیا اور مدرسہ حنفیہ مدنیہ بصیر پور کے علما کرام سے ملاقات کی اور انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منشور اور ان کے کام سے آگاہ اور جمعہ پڑھانے والے حضرات سے کہا کہ مہینہ میں کم از کم ایک جمعہ تو اس موضوع کے لئے مختص کریں اور عقیدۂ ختم نبوت لوگوں کو بتایا کریں۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد منڈی احمد آباد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں فتنہ قادیانیت سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے نواز شریف کے بیان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

۲۸/ جمادی الثانی کو جامعہ رحمانیہ میں بوقت دس بجے دن جمیع اساتذہ کرام سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کی حسن کارکردگی و تبلیغی مساعی سے روشناس کرایا بعد ازاں بنات کے مدرسہ میں طالبات

ومعاملات سے خطاب کیا اور انہیں عقیدۂ ختم نبوت سمجھایا۔ پھر بعد نماز ظہر جامع مسجد میں علماء کرام وطلبا سے خطاب کیا۔

۲۹/ جمادی الثانی کو مولانا قاری محمد عابد کے مدرسہ میں طلبا سے خطاب کیا، جس میں طلبا کو چناب نگر کے سالانہ رد قادیانیت وعیسائی کورس میں شرکت کی پرزور درخواست واپیل کی۔

یکم رجب المرجب کو ضلع بھر کے علما کرام و طلبا سے ملاقاتیں کیں اور انہیں سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس میں شرکت کی اپیل کی اور بتایا کہ اس کورس میں ماہرین فن تشریف لاکر عقیدۂ ختم نبوت، حیات ورفع عیسیٰ ابن مریم الی السماء و نزول من السماء، امام مہدی علیہ الرضوان، عیسائیت و انکار حدیث وغیرہ موضوعات پر لیکچر دیتے ہیں، ملک بھر سے سینکڑوں علما و مدرسین، ٹیچرز حضرات اور طلبا کرام شرکت کرتے ہیں، آپ حضرات بھی اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے اوقات قیمتی بنائیں۔

یاد رہے ضلع اوکاڑہ اور ضلع قصور کے تمام پروگراموں میں مولانا عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت ضلع اوکاڑہ، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے ہمراہ شریک رہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات ودیگر تمام مبلغین ختم نبوت کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

ختم نبوت پروگرامز کا انعقاد

کراچی (رپورٹ: صابر خان، سید محمد شاہ)

۱۳/ جون ۲۰۱۰ء بروز اتوار کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین پروگرامز منعقد کئے گئے۔

پہلا پروگرام:

مولانا عنایت عادل کی زیر نگرانی جامع مسجد بیت الغفور رشید آباد میں منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح آج کا مسلمان اپنی عزت وآبرو، اپنے مال ودولت، تجارت وملازمت، اہل وعیال، غرض اپنی ہر چیز کی حفاظت کے لئے شب وروز سرگرداں ہے اور ان معاملات میں بہت حساس ہے، ٹھیک اسی طرح ہمیں اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت اور اہل بیتؓ کی قدر ومنزلت کے لئے تگ ودو کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ میں آپ حضرات کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

دوسرا پروگرام:

مدینہ مسجد فقیر کالونی میں مولانا سراج احمد کی زیر نگرانی منعقد ہوا، مجلس کے مرکزی مبلغ قاضی احسان احمد نے قادیانی سازشوں سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے قادیانیت کے کفر و ارتداد کو آشکارا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کسی سیاسی جماعت سے کوئی وابستگی نہیں، لیکن جو کوئی عقیدہ ختم نبوت کو میلی آنکھ سے دیکھے گا، کارکنان ختم نبوت اس کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے۔ مولانا نے شرکائے مجلس سے عہد لیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اکابرین ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

تیسرا پروگرام:

مولانا عبداللطیف کی زیر سرپرستی اور قاری فخر الدین ناظم عمومی کے تعاون سے مدرسہ حمادیہ مظہر العلوم اتحاد ٹاؤن میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں مفتی فیض الحق صاحب نے جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی اور ان کے عبرتناک انجام پر سیر حاصل خطیبانہ بیان کیا۔

بعدازاں مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز میں سحرانگیز خطاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اکابرین کی قربانیوں کو تفصیلاً بیان کیا اور کہا کہ آج ہمیں بھی اپنے دور کے دجال، کذاب اور مرتدین کا راستہ روکنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے پروگرام میں علما، طلبا اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اللہ رب العزت تمام ساتھیوں کی کاوشوں کو قبول ومنظور فرمائیں اور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائیں۔ ☆☆

مرزائی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں: مولانا قاضی اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ... مرزائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا غلام فرنگ کو لائے۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی چادر مبارک کو پھاڑنے کی کوشش کی ہے، مرزائی نہ تو مسلمانوں کے بھائی ہیں اور نہ ہی پاکستان کے لئے سرمایہ۔ سوا ارب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جبکہ مرزائی، مرزا قادیانی کو ان دونوں چیزوں کا حامل تصور کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے ''عشق رسولؐ اور اس کے تقاضے'' کے عنوان پر منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کا کوئی پتہ نہیں کس وقت موت آجائے، غلامی رسولؐ میں موت آنا سعادت ہے۔

(مرسلہ: حافظ محمد قاسم عثمانی)

نہیں ہے آپ ﷺ کا ثانی کوئی سارے زمانے میں

مولانا مفتی اسرار احمد دانش قاسمی

حزیں دل ہے زباں چپ چاپ آنکھیں اشکبار آقا
نہ جانے کیوں یہ بڑھتا جارہا ہے اضطرار آقا

غمِ فرقت لئے میں رات دن بے چین پھرتا ہوں
نہیں ملتا ہے پل بھر بھی مرے دل کو قرار آقا

ہے طوفانِ حوادث اور ستم کی آندھیاں ہر سُو
کوئی غم خوار ہے آقا، نہ کوئی غم گسار آقا

تڑپ اٹھتا ہوں جب طیبہ کا کوئی نام لیتا ہے
شکستہ دل ہوں دکھلاؤں کسے میں حالِ زار آقا

بشکل راہبر رہزن، بشکل دوست ہیں دشمن
نہیں ہے اب زمانے میں کسی کا اعتبار آقا

علاجِ دردِ دل اب ہند میں ممکن نہیں میرا
شفا ہو گر میں دیکھوں سبز گنبد کی بہار آقا

مدینہ طیبہ کے گلشنوں کا پوچھنا کیا ہے
تمہارے شہر کا ہے خار بھی رشکِ بہار آقا

تمنا دل کی ہے دیکھوں مدینے کی بہار آقا
میں ہوں دیدار طیبہ کا سراپا انتظار آقا

شراب عشق کا ساغر عطا اک ایسا ہوجائے
نہ اترے زندگانی بھر کبھی اس کا خمار آقا

تمہاری بخشش واحسان وشفقت پر میں سَو جاں سے
نثار آقا، نثار آقا، نثار آقا، نثار آقا

نہیں ہے آپؐ کا ثانی کوئی سارے زمانے میں
بلاشک آپؐ ہیں محبوب رب کردگار آقا

دعا ہے قبر میں جس دم شبیہ پاک دیکھوں میں
مرے آقا، مرے آقا کہوں بے اختیار آقا

میں عالی بارگہ میں آپؐ کی گر پاؤں بار آقا
تو ہوں میں مستحق رحمتِ پروردگار آقا

تڑپتا ہوں جدائی میں، بلالیجئے مجھے طیبہ
کسی صورت مرے دل کو نہیں آتا قرار آقا

دعا ہے ڈھانپ لے رحمت مرے سارے گناہوں کو
سرِ محشر نہ ہو دانش تمہارا شرمسار آقا

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم سفینہ ہجو میں

دورۂ تفسیر قرآن کریم ورد فرق باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

خصوصیات

★ قرآن کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول ★ ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماحصل ★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاستِ انبیاء ★ خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علماء حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مفسر قرآن

حضرت درخواستی کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

تاریخ ۸ شعبان المعظم تا ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

بمطابق 21 جولائی تا 29 اگست 2010 تک پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ

مدرسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔

اس سعادت عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

دورۂ تفسیر قرآن کریم انٹرنیٹ پر براہ راست سنا جا سکتا ہے

www.shaheedeislam.com

الداعی الی الخیر

مولانا محمد طیب لدھیانوی

داخلہ کے خواہشمند حضرات 3 عدد تصاویر، سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

بمقام

دارالعلوم سفینہ ہجو و جامع مسجد خاتم النبیین

گلشن یوسف، پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر 13/A اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی فون

0321-9275680
0321-9264592
021-34647711

www.shaheedeislam.com info@shaheedeislam.com

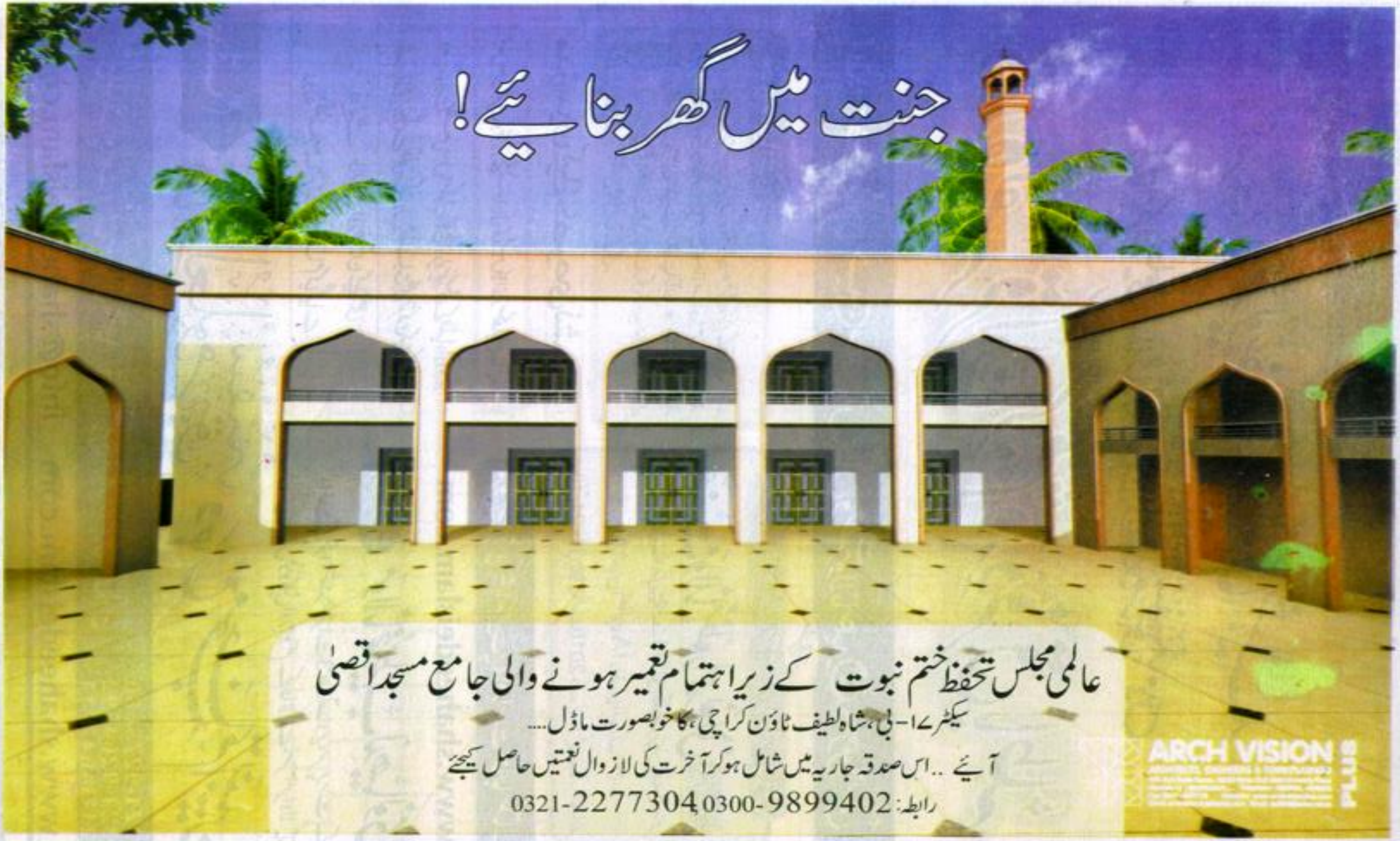
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے .. اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402, 0321-2277304
ARCH VISION
PLUS